حیات فردوس مکان ع ۱۳۹۹

الشفیع ع ۱۴۰۰

سیر فلکی ع ۱۴۰۱

جلد اول نمره ۱۵

۲۴ - ۱۲ - ۸

[illegible]



حیات فردوس مکان

یعنی

سوانحعمری حجۃ الاسلام نائب امام علیہ السلام کافل الایتام ظہیر الملۃ والاسلام
قوام الاحکام حضرت شمس العلماء و سید العلماء و سلطان العلما
فردوس مکان حاج آقا السید محمد ابراہیم صاحب طاب ثراہ

سلسلہ

نمبر ۴

منجانب دار التبلیغ

بیادگار حضرت آیۃ اللہ فی الانام مغیث الاسلام مجدد الدین امام العلماء
والمجتہدین استاد الکل فی الکل مولانا السید دلدار علی غفرانمآب طاب ثراہ

مؤلفہ

قبلہ و کعبہ معین العلماء علامہ ہندی جناب مولانا سید احمد صاحب قبلہ مجتہد العصر

مطبع تصویر عالم پریس لکھنؤ میں چھپکر شائع ہوا

دیباچہ

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

حضرات آپکے ہادیان دین و پیشوایان ملت کے اخلاق حسنہ و صفات پسندیدہ کو سامنے رکھکر تقلید و پیروی سے اخلاقی ترقی و روحانی تکمیل جسطرح سے زندگی مین ہوتی ہے اور اون کے افعال و اعمال حسنہ سے سبق لیکر جسطرح سے اپنے وجود کو دنیا مین کارآمد بنایا جاتا ہے اوسیطرح سے اونکی وفات کے بعد بھی اونکے نقش قدم پر چلنا بس یہی ایک بات ہے جس سے ہم حقیقی معنو مین اونکے خلف صالح ہونیکا مصداق ہو سکتے ہین بعد وفات ان بزرگان دین کے اونکے تذکرے اور زندگی کے کارنامہ ہماری ہدایت کا کام بس دے سکتے ہین اسی ضرورت نے ہمکو آمادہ کیا کہ ہم علماے سلف کی سیرت لکھنا شروع کرین لیکن اس امر اہم کی تکمیل کی صلاحیت کسیطرح سے ہمین نہ تھی مگر افراد قوم کی بے توجہی نے جرأت دلائی کہ کچھ نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے ہر چند کہ ایک کوتاہ قلم کے ہاتھ سے ہو تاکہ یاد اسلاف باقی رہے اور تہذیب واخلاق و تکمیل نفس کے لیئے کوئی معیار سامنے ہو اسی بنا بر یہ سلسلہ باوجود کثرت اشغال ہمنے شروع کیا اور جناب فردوس مکان کی سوانح زندگی لکھی۔

افسوس یہ تذکرہ ناقص اور نہایت ناقص ہے اس تذکرہ کی روح روان۔

(۱) اونجناب کے اجازات و اسناد اور سلاطین ہند و ایران و برٹش حکام کے پروانے وخطوط تھے جن سے واقعات پر بہت کچھ روشنی پڑتی تھی۔

(۲) سفر عراق و حجاز کے نہایت اہم و ضروری حالات۔

(۳) اونجناب کے تصانیف کے اقتباسات جس سے علمی دنیا مین صحیح عزت و شان کا اندازہ قوم کے لیئے ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم ان چیزونکے اندراج سے قاصر رہے باوجود کمال سعی و کوشش فراہم نہ ہو سکے اور کتاب بالکل ناقص رہی۔

امید ہے ہماری معذرت ارباب نظر کے روبرو قابل قبول ہو گی اور اس نقصان کا پورا کرنا ہماری قوت سے باہر خیال کر کے معاف کیا جاوے گا والسلام خیر ختام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت فردوس مکان سید العلماء حاج سید محمد ابراہیم نور ضریحہ

باب اول

خاندانی حالات

وطن و نسل } قصبہ نصیر آباد ضلع رائے بریلی ملک اودھ نقوی سادات کا مسکن ہے حضرت فردوس مکان اوس خاندان کے اعلیٰ رکن تھے اوجناب کا سلسلہ نسب ستائیس واسطوں سے حضرت امام علی نقی علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے۔

شجرہ } حضرت شمس العلماء و سید العلماء و سلطان العلماء فردوس مکان سید محمد ابراہیم ابن حضرت فخر المدرسین ممتاز العلماء سید محمد تقی ابن علیین مکان سید العلماء سید حسین ابن حضرت غفرانماب سید دلدار علی ابن سید محمد معین بن سید عبد الہادی بن سید ابراہیم بن سید طالب بن سید مصطفےٰ بن سید محمود بن سید ابراہیم بن سید جلال الدین بن سید ذکریا بن سید جعفر بن سید تاج الدین بن سید نصیر الدین بن سید علیم الدین بن سید شرف الدین بن سید نجم الدین بن سید علی بن سید ابو یعلے محمد بن سید ابیطالب حمزہ بن سید محمد بن سید طاہر بن سید جعفر

بھیانی سلسلہ — بھی آپکی اولاد سید محمد معین صاحب مرحوم سے ہین۔

جلالت خاندانی — آپ کے تمام اجداد امجاد صاحبان شرف و منزلت تھے منجملہ اونکے سید نجم الدین مرحوم سبزوار ملک ایران سے بغرض نصرت ومدد سالار مسعود غازی ہندوستان تشریف لائے وہ مرحوم امرائے سلاطین غزنویہ سے تھے۔ ہندوستان مین قلعہ اویانگر کو مسخر فرماکر نام اوس کا جائے عیش رکھا جو کہ ضلع رائے بریلی مین ابتک جائس کے نام سے مشہور قصبہ ہے اور جناب سید زکریا نے قصبہ نیاگ پور کو فتح کیا اور اوسکا نام اپنے جد بزرگوار سید نصیر الدین کے نام پر نصیر آباد قرار دیا۔

جدِ اعلےٰ کا ذکر — (از تذکرۃ العلما، مصنفہ علامہ سید مہدی مرحوم) سنہ ۱۱۶۶ ہجری مین قصبہ نصیر آباد مین ہادی ہندوستان و رہنمائے مومنان و استاد علماء و مجتہدان حضرت غفرانمآب کی نور ولادت سے چمکا اور اوس بحر مواج قلزم ہدایت نے تشنگان زلال ایمان کو گھر گھر ہندوستان مین سیراب کیا کونسا خاندان علم ہندوستان مین ایسا ہے جو اس خوان نعمت سے متنعم نہوا ہو۔

مصنف شذور العقیان حضرت مولانا سید اعجاز حسین رحمہ اللہ کی رائے — جناب مولانا رحمہ اللہ اپنے والد بزرگوار سید المتکلمین مفتی سید محمد قلی صاحب رحمہ اللہ کے سلسلہ تلمذ مین بیان فرماتے ہین پھر آپنے تلمذ اختیار کیا خدمت مین اوس خدا کے نشانی کے جو تمام عالمونکا خدا ہے وہ ایسے بزرگ ہین جنھون نے مملکت ہندوستان مین دین کو زندہ کیا اور بدعت و

طباطبائی مصنف ریاض کی رائے ایک مکتوب مین

شخصی ہم رسید کہ اہل دین ومحبان ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین بمواعظ حسنہ وتعالیم معالم دینیہ تادیب وتہذیب توانند نمود رنگ شبہات ارباب ضلالت وغوایت را بادلہ باہرہ وبراہین قاطعہ از صفحات خاطر طالبان طریق ارشاد وسالکان مسالک سداد توانند زدود بالجملہ اکثر سکنہ آن دیار قدر این نعمت عظمی ومنزلت این عطیہ کبری را بدانند،،

شیخ الاسلام شیخ محمد حسن نجفی صاحب جواہر کی رائے ایک مکتوب مین

زندہ کرنے والے مراسم دین کے آباد کرنیوالے دین کے آبادی کے وہ چاند جو طلوع سے اپنے گمراہیون کو ہدایت کرتا ہے سب سے پہلے اسلام مین علم ہدایت بلند کرنے والا عزت اسلام ومسلمانون کی خدائے رب العالمین کے حکم سے اوسکے احکام کا پابند بنانے والا۔ خدا کی روشن دلیل۔ ہادی امت اپنی حیات مین اور گار دینے والے دو علمون (سلطان العلماء سید محمد وسید العلماء سید حسین طاب ثراہما) ہدایت کی اپنی وفات کے بعد،، (ترجمہ بعض فقرات مکتوب از ظل ممدوح مولفہ حضرت مفتی میر عباس صاحب ثراہ)۔

شیخ جلیل شیخ احمد یمنی صاحب نفحۃ الیمن کی رائیکا خلاصہ

علی،، (اشارہ نام کیطرف ہے) رئیس ہین دین کے اور صاحب شرف ہین دین جعفری کے لیے امام زمان مولانا (سید) علی رتبہ آپکا مکارم اخلاق مین رتبہ علوی ہے اصول مین آپکو مہارت جعفریہ ہے احاطہ آپکا فروع دین مین یوسفیہ ہے اور روایت آپکی حدیث مین ودرایتہ باقریہ ہے تحریر آپکی فن تفسیر مین مغالق کی کھولنے والی اور دشواریون کی آسان کرنے والی ہے تقریر آپکی علوم

اگر آپکی صحبت درس مین (علامہ محمد باقر) مجلسی حاضر ہوتے تو اپنے علوم کے نورانی دریا اونکے پہلو مین موجزن ہو جاتے "۔

(طرایف وظرایف مصنفہ حضرت تاج العلما سید علی محمد)

شیخ الاسلام شیخ زین العابدین مازندرانی کربلائی رحمہ اللہ کی رائے کا خلاصہ از اجازہ فردوس مکان

آپ اوس شجرۂ طیبہ سے ہین جسکے علم وفضل کی شاخین عالم مین پھیل گئین اور دنیا کو گھیر لیا علم وسخاوت کی ڈالیون نے اور آپ اوس قصر عالیشان کے رہنے والے ہین جسمین ارباب فضل وفضائل خیمہ زن ہین اور جلے پناہ ہے رہروان علم کی جو حصول فضل وشرف کے بعد پناہ لیتے ہین اگر آپکے آبائے کرام واجداد عظام نہ ہوتے تو ہندوستان مین دین کا درخت سبز وشاداب نہ ہوتا اور اسلامی خیمہ بے ستون رہ جاتا "۔

ان بزرگوار کا ۱۹ رجب المرجب ۱۲۳۵ ہجری مین لکھنؤ مین انتقال ہوا اور اپنے امام باڑہ واقع لکھنؤ متصل محلہ پاٹانالہ مین مزار شریف ہوا اور لوگ اونجناب کی برکات انفاس سے محروم ہوئے اوسوقت فیضان روحانی اون جناب کا اونکے دونون فرزند دلبند آیۃ اللہ الکبری حضرت سلطان العلماء وحضرت سید العلماء کی وساطت سے عالم مین پھیلا اور ہر اہل علم ان دو سرچشمہائے علم وکمال سے فیضیاب رہا۔

جد بزرگوار سید العلماء سید حسین صاحب رحمہ اللہ کا مختصر ذکر

۱۴ ربیع الثانی ۱۲۱۱ ہجری مین دار السلطنت لکھنؤ مین اونجناب کی ولادت باسعادت ہوئی اور خدمت والد بزرگوار وبرادر عالیمقدار مین تحصیل علم وکمال فرماکر وہ درجہ رفیعہ حاصل فرمایا جسکا نظیر قبل وبعد اونجناب کے پیدا نہین ہوا۔

حضرت ... عباس صاحب طاب ثراہ کی راے اوراق الذہب سے

جو ہمارے نبی کریم کو نسبت دیگر انبیا سے ہے زمانا ہمارے نبی سب پر مقدم تھے۔ (خود وہ حضرت فرماتے ہین دو مین او سوقت نبی تھا جبکہ آدم آب و گل مین تھے)

اور مکان سب کے بعد مہ اگر وہ جناب عہد رسول اللہ و جان مین ہوتے تو بیشک خداے رحمان مدح مین اونکی قرآن مین آیات نازل فرماتا اور یقینا او جناب کے جد بزرگوار حضرت رسول مختار ابوذر و سلمان پر فضیلت دیتے جسمین دو شخص بھی اختلاف نہ کرسکتے۔ اور خدا جانتا ہے کہ اوسنے اوس عہد مین ان جناب کا کوئی نظیر خلق نہ فرمایا تھا اور علم و کمال مین یکتا تھے خدا اس بات پر گواہ ہے اور مین قرآن کی قسم کھاتا ہون کہ کوئی اسکے قابل نہ تھا کہ اونکو اجازہ دیتا بلکہ یہ جناب لائق اسکے تھے کہ عوض اجازہ لینے کے اون لوگون کو خود اجازہ دیتے اسواسطیکہ وہ امام ہدی ہین اور شمس الضحے ہین اور امام اوس شخص سے سوال نہین کرتا ہے جسکے کہ خود لوگ روایت کرتے ہون نہ آفتاب اوسکا محتاج ہوسکتا ہے جو کہ خود اوس سے اقتباس انوار کرتے ہون اور یہ اسوجہ سے ہے کہ علماء عصر او جناب کے عیال ہین۔

مصنف شذور العقیان مولانا سید اعجاز حسین صاحب رحمہ اللہ کی راے

وہ جناب اپنے عہد مین بے نظیر تھے اور اپنے عصر مین بے عدیل تھے چشم زمانے اونکے مانند کوئی کہل نہ پایا تھا اور اوس زمانہ مین اونکے رتبہ کا نظیر و عدیل نہ تھا میری یہ کتاب او جناب کے فضائل لکھنے کی گنجایش نہین رکھتی ہے۔

حجۃ الاسلام آقا مرزا علی نقی طباطبائی ... کی ...

آپ خاتمہ مین رقیمہ فقہ و اجتہاد کا اور احکام ...

بحر العلوم ملا حسین طباطبائی نجفی کی راے کا خلاصہ

اسلام و مسلمان کے شیخ و استاد ہین اور نشانی خدا کی ہین عالمون کے لئے آپکا کوئی نمونہ علماء سابقین مین تھا نہ آئندہ ہوگا آپ معین دین و ناصر اسلام اور حافظ شرع خیر الانام ہین۔

حجۃ الاسلام آقا الشیخ محمد حسن نجفی مصنف جواہر الکلام کی راے کا خلاصہ

آپ جملہ علوم عقلی و نقلی مین علامہ مین شیعون کے مددگار اور شرع کے حامی ہین۔ ۱۲۷۳ھ ہجری مین اونجناب کی جب وفات حسرت آیات ہوئی تو زمام شرع حنیف دست حق پرست حضرت ممتاز العلماء مین آئی

والد ماجد آنجناب کا مختصر ذکر

دار السلطنت لکھنؤ مین ۶ جمادی الثانی ۱۲۳۴ھ ہجری مین ولادت باسعادت ہوئی اور اپنے پدر بزرگوار سید العلماء اور عم نامدار حضرت سلطان العلما سے تحصیل و تکمیل علم فرمائی اور کسی کے سامنے کبھی زانو تلمذ آپ نے تہ نہین کیا اور کیونکر ایسا ہوتا در انحالیکہ بعد اپنے ان دو بزرگون کے وہ جناب رئیس ملت و حامی شریعت تھے اور تلامذہ آباء کرام خود مستفید و مستفیض خدمت بابرکت مین رہتے تھے مدرسہ شاہی مین تمام اکابر مدرس تھے مثل حضرت حجۃ الاسلام مولانا سید احمد علی محمد آبادی شاگرد رشید حضرت غفرانمآب رحمۃ اللہ حجۃ الاسلام مولانا سید حامد حسین صاحب مصنف عبقات الانوار حجۃ الاسلام مفتی میر عباس صاحب اور آنجناب کو سرکار جنت مکان محمد امجد علی شاہ بہادر شاہ اودھ سے خطاب فخر المدرسین ممتاز العلماء و منصب ریاست مدرسین عطا ہوا اور سرکار سلطان العلماء و سید العلماء سے

رحمہ اللہ کی رائے کا خلاصہ } ہوئے اور اوس درجہ پر پہونچے جو درجہ رفیعہ آپکے جد و پدر اور عم بزرگوار کا تھا آپ ہم سب

مین (تلامذہ حضرت سید العلماء سے مراد ہے) کم سن اور فضل مین ہم سب پر مقدم تھے۔ (اوراق الذہب) سید سند مجتہد معتمد فقیہ اوحد سلالۃ اطائب کرام وارث ائمہ علیہم السلام ممتاز العلماء ایدہ اللہ من السماء آپکے نفس مقدس کی سلامتی سے اسلام و مسلمانون کی سلامتی ہے اور امراض کی دوری موجب استقامت شرع اور دین ہے آپکی دعاگوئی میرے لیے نیک ساعتون مین سے ہے۔ اور میری عبادات مین سے آپکی دعاگوئی بھی ایک عبادت ہے۔ آپکی دعاگوئی ایسی عبادت ہے جسکے توسل سے مین خالق سموات سے توبہ کرتا ہون اور یہ ایسی عبادت ہے جسکے ذریعہ سے مین اپنی تمام دعاؤن کی قبولیت خدا سے چاہتا ہون اگر مین آپکی دعا کو مقدم نہ کرتا تو زبان میری ہر دعا مین لکنت کرتی۔

(خلاصہ بعض مکتوبات)

نظماً مرثیہ وفات مین اون جناب کے جو کچھ فرمایا ہے بعض اشعار حسب ذیل ہین

کسے نیست از مایہ داران علم — کز و نقد دین را بگیرند دام
سفر کرد سید محمد تقی — ز گلزار دنیا بدار السلام
فقیہ نبیہ وجیہ وحید — شد این خاندان را براو اختتام
تفقہ توجہ بفقہ و اصول — تفکر تذکر بموتش مدام
ز اقطار عالم باو میرسید — مسائل رسائل حوائج مہام
بظاہر ضعیف و بباطن قوی — عجب بین ضدین بود التیام
غذ ایش تقلیل و عبادت کثیر — فنا در نظر در حضر انتظام
زبان در دہانش بہ ہنگام صبر — چو تیغ علی در میان نیام

در ایام ماہ محرم ازاو — عجب مجلسے در عزاے امام
ازاو درس رائج پس از اندراس — بہ مسجد ازاو مجمع خاص و عام
درین عصر ہم میرسد ازاو — مساکین یتامے ارامل بکام
بان بنیہ سست کارش درست — بطبعش سلامت بجسمش سقام
بان خلق و انکسارے کہ داشت — نمی ساخت با اغنیاے فخام
مدارا نمی کرد در امر شرع — خشن بود در امر و نہی و کلام
چہ خوش گفت عشق کہ در حق تلخ — تو ہستی چو حیدر علیہ السلام
زیکتاے او دوتا کردہ پشت — بہ تعظیم او سروران عظام
قدش چون کمان بود و اشکش چو تیر — سلاحش دعا در میانش حسام
دعا کردہ در حق او والدش — کہ یارب تقیش بکن مثل نام
بدرگاہ حق شد دعا مستجاب — کہ گردید در علم و تقوی تمام

(مجالس علویہ جلد اول مطبوعہ اثنا عشری پریس لکھنو مجلس ۷۵)

حجۃ الاسلام آقا سید ابو القاسم طباطبائی کربلائی رحمہ اللہ کی رائے کا خلاصہ اجازہ حضرت فردوس مکان سے۔

سید علامہ امام فہامہ رئیس علماء ممتاز العلماء متقی و پرہیزگار پاک و پاکیزہ ایسے مہذب جو چنندہ و برگزیدہ ہیں یعنی سید محمد تقی۔

حجۃ الاسلام سید احمد علی محمد آبادی کی رائے کا خلاصہ از سفرنامہ عراق۔

سید بزرگوار مجتہد معظم ممتاز العلماء فخر المجتہدین سید محمد تقی ہمیشہ رہیں انکی برکتیں۔

حضرت سلطان العلما کی رائے کا خلاصہ انتخاب از اجازہ

میرے سعید فرزند یکتاے روزگار خوش طبع و ظریف با ظرافت پرکھنے والے طبیعت کے درجہ اجتہاد پر فائز چوگان بازی میں صلاح و استقامت کے بازی لیجانے والے ذہن پاک و پرہیزگار صاف باطن

حضرت سید العلماء کی رائے کا خلاصہ انتخاب از اجازہ

میرے فرزند عزیز فاضل و بزرگ سریع الفہم یکتائے زمانہ صاحب ذہن و ذکا و رائے صائب روشن ضمیر صاحب طبع رسا متورع و متقی سید محمد تقی خدا اونکی عزت و شان مین اصلاح فرما دے اور منزلت و شان اونکی محفوظ رکھے ترقی دے درجہ کمال پر نظر بد سے بچا دے بتصدق محمد و آل محمد جو بہترین آل ہین۔

حضرت شیخ الاسلام شیخ محمد حسن مد ظلہ مصنف جواہر الکلام کی رائے کا خلاصہ انتخاب از اجازہ

میرے وہ فرزند جو اعلم و افضل سب سے ہین علم کے تناور درخت کے پھل علم کے پھلونکا ذائقہ چکھنے والے آفتاب فضل کے چمکدار سنین کا نتیجہ و ماحصل صاحب فہم درخشندہ پرکھ لینے والی بصیرت کے سید عالی حسب والانسب بڑے حصہ دار فضل و بزرگی کے ذہین بیٹے ذہین کی خنکی چشم جناب سید محمد تقی۔

۲۴ تاریخ ماہ صیام ۱۲۸۹ھ ہجری کو یہ بدر کامل فلک فقہ و اجتہاد سے غروب گر گیا اور اپنے امام باڑہ واقع چوک لکھنؤ مین مدفون ہوا جناب مفتی میر عباس صاحب طاب ثراہ نے عربی و فارسی بہت سی تاریخین اور مرثیہ نظم فرمائے علاوہ دیگر شعراء باکمال کے چنانچہ عربی تاریخ کا مادہ یہ ہے ؎ وی انتھدت واللہ ۱۲۸۹ھ ارکان الہدی جناب فردوس مکان رحمہ اللہ اسی بوستان اجتہاد کے شجر پرثمر تھے۔

باب دوم

سنہ ولادت بچپن کے حالات

هذ التقی المتقی ابن حسیننا — ذی رتبة ما شابها وهم وشک
شمس الهدی کنز العلوم الملیک — فضل لیس یطمع فیه انس و ملک
لما تولد نجله ولاجله — سر الزمان مسرة لا تدرک
قلبی کبستان الخلیل منضر — فکانه ملک ابن داود ملک
یا حسنه من هاتف نادی — ایاه مورخا ومهنیا نجلک
۱۲۵۴ھ

آپکی ولادت پر آپکی جد علام علیین مکان سید العلماء رحمہ اللہ نے آپکے عقیقہ کا نام سید محمد ابراہیم رکھا اور بادشاہ کو خبر ولادت دی شاہ مرحوم نے تہنیت نامہ لکھا اور اوسی روز سے مبلغ تیس روپیہ قلمدان کا مقرر فرمایا جو خزانہ شاہی سے ملتا رہا اور بعد انتزاع سلطنت برٹش گورنمنٹ سے بطور پنشن حیاتی ملا کیا۔

بچپن سے بیماری وہ جناب صغر سن سے ضعیف و ناتوان و مریض تھے اکثر اطبا سے حاذق تپ لازم تجویز کرتے رہے آپکی دائمی علالت کی وجہ سے فوق العادت احتیاط غذا مین ہوتی تھی ہمیشہ کانٹے مین تول کر تولون غذا ملتی تھی۔ گرمی مین آب تازہ اور سرما مین آب نیم گرم بعد غذا دیا جاتا تھا دیگر اوقات مین صرف عرقیات مثل گاؤزبان و عنب الثعلب و بادیان حسب مصلحت وقت حالت تشنگی مین پیتے تھے فواکہ و بقولات کبھی کاہے کو نوش کئے تھے آخر عمر تک جو ہمارا مشاہدہ ہے یہی احتیاط رہی متصل کھانسی اور ہمیشہ تپ مین گذری جس عہد مین جس طبیب نے دیکھا دق و سل تجویز کی۔

تقلیل غذا صرف دنمین دو مرتبہ آپ غذا نوش فرماتے تھے فواکہ و بقولات کے ذائقہ سے بھی شاید آپ آشنا ہون ایک معمولی نان پاؤ کے توس آگ پر گرم کیے ہوے برشتہ دو یا تین ایک

مضر صحت بھی نہ تھا اور موافق طبیعت تھا۔ یہی مقدار غذا ماہ صیام مین صرف
وقت افطار نوش کرتے تھے اور سحر وغیرہ مطلق نوش نہ کرتے تھے۔ پانی غذا کے
بعد اور درمیانین عرق پیاس کے بوقت اور صرف بعد غذا ایک گلوری پان
نوش فرماتے تھے البتہ حقہ چند مرتبہ نوش فرماتے تھے۔

طفلی کے عادات } اپنی دائمی بیماری سے نہایت ضدی اور بدمزاج رہتے تھے آپکے پدر بزرگوار اپنے ضدی فرزند کو
کاغذ و قلم دوات سے بہلاتے تھے اور جب کھانے کی ضد کرتے تھے تو بجائے
میوہ اور مٹھائی کے رب السوس یا عناب دیکر بہلاتے تھے اور کبھی ایک
بڑی قاب پر سینک سے شربت انار یا آلو بخارا یا بنفشہ و عناب کے نقطہ دیتے
تھے اور ایک ایک نقطہ چاٹنے کا حکم ہوتا تھا۔

لہو و لعب کی عادت نہ تھی } مثل دیگر اطفال کے دوڑ دھوپ کھیل کود سے آپکو ہمیشہ نفرت تھی چہرہ سے فکرمندی اور تدبر کے آثار ہویدا تھے زاید خاموش رہتے اور بقدر ضرورت
مختصر کلام بہت آہستہ رک رک کر فرماتے تھے کسی معمولی بات کا جواب
بھی فوراً نہ دیتے تھے تھوڑے سکوت و وقفہ سے جواب دیتے تھے بہت کم
ہنستے تھے اور کبھی بجز مسکراہٹ قہقہہ زنی نہین کی چلنے پھرنے سے زاید
ایک مقام پر بیٹھے رہنے کی بیحد عادت تھی مزاح و تمسخر سے خلقی نفرت تھی۔
غیرت و عالی ہمتی و استقلال و جرأت و فکر بلند و ذہانت خداداد آپکی
اسوقت تک ضرب المثل ہے۔

تحصیل علم کی } باوجود دائمی بیماری وضعف و نقاہت کے جسوقت سے زبان اچھی طرح کھلی پانچ سال کی عمر ہوئی قرآن مجید

جو اسم با مسمے اور معقولات و ریاضیات مین مشہور آفاق تھے چند ہی سال کے بعد تعلیم خود والد ماجد نے اپنے سے متعلق کر لی تھی۔

حکایت } جناب مولوی سید سبط حسن صاحب قبلہ مولوی فاضل و ملا فاضل و ممتاز الافاضل اپنے جد بزرگوار فقیہ موتمن فخر الزمن مولانا السید علی حسن صاحب جائسی رحمۃ اللہ کی زبانی ناقل ہین کہ ایک روز مین خدمت جناب ممتاز العلماء مین حاضر تھا وہ جناب اپنے فرزند کی تعلیم مین مشغول تھے کسی غلطی پر ناراض ہوکر کان کی لو کو اس زور سے دبایا کہ معلوم ہوتا تھا خون ٹپک پڑے گا مین نے عرض کی اللہ اکبر یہ محبت والفت کہ سرد و گرم ہوا سے حفاظت کیجاتی ہے اور ہر غذا مین احتیاط ہوتی ہے۔ اور یا تادیب و سزا مین یہ شدت تعجب ہے ان جمع اضداد پر۔ آپنے فرمایا وہ بھی کمال محبت سے اور یہ بھی افراط محبت سے ہے غذا کی احتیاط بھی بغرض بقاء حیات ہے اور تعلیم مین تادیب و شدت بھی بغرض تکمیل و حمایت ہے ہمکو محبت عقلی ہے نہ کہ حب حیوانی بقا انکا محض علم و دین کے لیے مطلوب ہے

تکمیل علم } جبھی تو وہ جناب باوجود بیماری و ضعف و نقاہت سولہ سال کی عمر مین فاضل کامل تھے جو تائید غیبی اور برکت دعائے حضرت غفرانمآب و نصرت امام عصر عجل اللہ فرجہ تھی۔

تمام علوم عقلیہ و نقلیہ خدمت والد بزرگوار مین تحصیل فرمائی سولہ سال کی عمر مین آپ مسجد شاہی حسین آباد مبارک مین نماز جماعت مغربین پڑھاتے تھے۔

قوت حافظہ } مرحوم آقا حکیم اکرام رضا صاحب کہ ثقات مومنین و اہل علم سے اور معاریف لکھنؤ سے تھے خود

بتا دیتے تھے حالانکہ مطالعہ بحار صرف اسقدر فرماتے تھے کہ بروز جمعہ جسوقت
تک موذن اذان مین مسجد پر مشغول ہوتا تھا آپ بحار کا مطالعہ فرماتے
تھے یا فلس پر ملاقات احباب کے واسطے جب جاتے تھے تو بحار کی کوئی
جلد ہاتھ مین ہوتی تھے اور راہ مین ملاحظہ فرماتے تھے۔

حکایت } مینے فن ہندسہ مین کچھ پڑھا تھا اور شرح چغمینی شروع کردی
ایک روز خدمت بابرکت حجۃ الاسلام حضرت عم نامدار
مولانا سید ابوالحسن معروف بجناب بو صاحب طاب ثراہ مین حاضر ہوا
اوجناب نے دریافت فرمایا کیا پڑھتے ہو کمترین نے عرض کی شرح چغمینی
کا نام سنکر فرمایا تمنے ہندسہ مین بھی کچھ پڑھا ہے مین نے عرض کی نہین
فرمایا ہمنے اور تمھارے والد ماجد مرحوم نے خدمت جناب جنت مآب ممتاز العلما
مین اول مقالات اقلیدس پڑھی پھر شرح چغمینی شروع کی گویا ہدایت تھی
کہ ترتیب تعلیم غلط ہے پہلے اقلیدس پڑھنا چاہیے۔

درس وتدریس } حیات والد ماجد مین آپ درس وتدریس
فرماتے تھے اور باوجود ضعف ونقاحت
تصنیف وتالیف ونماز وموعظ مین مشغول رہتے تھے۔

چنانچہ اوسی زمانہ مین چند حضرات موجود ین اطال اللہ بقائہم آپ سے
تلمذ رکھتے تھے اور تحصیل علم کرتے تھے۔

(۱) ارسطو فطرت بقراط حکمت جناب حکیم مرزا محمد تقی صاحب ایدہ اللہ
(۲) حکیم حاذق طبیب فایق جناب حکیم سید رضا حسین صاحب دامت
معالیہ۔

پروفیسر کرسچین کالج لکھنؤ۔

چنانچہ جناب ممدوح ایک خط مین احقر کو تحریر فرماتے ہین۔

نقل مکتوب باسمہ سبحانہ تعالے۔ دفتر الحکم گولا گنج لکھنؤ ۳۔ صفر ۱۳۲۶ھ
بخدمت والا درجت عالم جلیل فاضل نبیل عمدۃ المحققین

افقہ المتفقہین شرف المتکلمین فخر المتالہین مولانا وسیدنا السید السند السید

احمد صاحب قبلہ مجتہد العصر دام اللہ برکاتہٗ۔

دامت معالیکم۔ بعد ابدا ہدیہ وسلام معروض خدمت آنکہ اجزا رسالے حمایت الاسلام بتوسط عالیجناب حکیم مولوی ممتاز حسین صاحب دفتر ہذا مین موصول ہوئے اور اول خلق اللہ کی نظر سے گذرے واقعی یہ کام بہت عمدہ ہے۔ اور الحکم کی تائید و توسیع و توثیق کرتا ہے کیونکہ الحکم ان جملہ کتب و رسائل جو حمایت الاسلام صیانت شریعت خیر الانام و مناقب و فضائل ائمہ کرام مین لکھی جاوین یا چھاپی جائین دنیا مین پھیلانے اور اشاعت کرنے کا ذمہ دار ہے۔ خصوصًا آپکے خاندان اور بالتخصیص آپکی ذات والاصفات کے ساتھ توسل و تقرب کا مدعی ہے کیونکہ سب سے پہلے والد ماجد مرحوم نے پہلو آپکے جد امجد اعلی اللہ مقامہ کی خدمت مین واسطے استفادہ کے معرفت میر نواب صاحب مرحوم زائر حرمین شریفین و عتبات عالیات جو میرے والد مرحوم کے خالص دوست تھے اور آپکے جد امجد کے مقربین مین سے تھے والد مرحوم اوس زمانہ مین مرض الموت مین مبتلا تھے آپ کے جد امجد نے مجھکو آپکے والد ماجد اعلی اللہ درجاتہ کے سپرد کیا اون حضرت نے مجھکو معالم الاصول پڑھنے کی ہدایت کی اور خود پڑھانا شروع کیا انتہی موضع الحاجتہ۔

عہد والد ماجد مین آپ مرجع انام ہو گئے چنانچہ آپکے مرجعیت انام

صاحب تاجر کہ خود بعد میرے نور چشم مذکور سے اپنی وصیت کو متعلق کر گئے ہین
اوسمین نور چشم کو نافذ کرنا وصیت میر باقر صاحب مرحوم کا لازم ہے "

اعتماد جناب جنت مآب رحمہ اللہ } آپ نے رسالہ یواقیت الدرر فی التماثیل والصور تصنیف فرماکر خدمت جناب والد مین پیش کیا اور طالب اجازہ ہوئے اونجناب نے بسبب احتیاط انکا

فرمایا مینے کسیکو آجتک اجازہ نہین دیا اور نہ تمکو دونگا کسی دوسرے سے
عراق مین رجوع کرو مجبور ہوکر آپنے سکوت کیا اور نماز جماعت ودرس
تدریس وعظ وتصنیف مین مشغول رہے لیکن آپ کے والد ماجد نے اپنے
لائق فرزند کو اگرچہ اجازہ نہین لکھا باوجود اسکے ایک وصیت نامہ ۲۴
ذیحجہ ۱۲۸۵ھ ہجری مطابق ۷۔ اپریل ۱۸۶۹ع تحریر فرماکر رجسٹری کرادیا جسمین
فرماتے ہین ـ پہلا امر یہ ہے کہ مہجۃ الفواد والفائز بدرجۃ الکمال والرشاد
سید محمد ابراھیم سلمہ اللہ الکریم کو کہ ارشد واکمل سب میری اولاد مین
مین قایم مقام اور ولیعہد اپنا گردانا "
اپنے فرزند کے کمال ورشد کی تصدیق کے ساتھ تمام امور حسبیہ شرعیہ کو
آپکے سپرد کیا اور اپنی رائے پر صرف کرنے کا اختیار دیا جو صریح دلیل
اونجناب کے اجتہاد کی ہے اور تصدیق ہے اونکے مرتبہ کمالیہ اجتہادیہ کی
کیونکہ امور اجتہادیہ بجز مجتہد کوئی بھی اپنی رائے پر نہین کرسکتا چنانچہ اوس
وصیت نامہ مین فرماتے ہین " اور جو چیزین میری تولیت مین ہین مثل
امام باڑہ میر باقر صاحب تاجر مرحوم اور دیہات وقفیہ اونکے اور دوکانات
مسجد تحسین علیخان کہ جسکا فرمان شاہی میرے نام سے معاف ہے تولیت
اُن سبکی میرے بعد نور چشم مذکور سے متعلق کی مینے پس کرایہ دوکانات

بزرگوار کے تھے ۔

صدمۂ مفارقت والدۂ ماجدہ

آپکی والدہ ماجدہ کا انتقال ۱۲۸۲ھ ہجری مین ہوا اور بزرگ کا سایہ اوٹھ جانے سے آپ کمال محزون و مغموم رہتے تھے مادہ تاریخ وفات مرحومہ کا یہ ہے ۔

؎ مکین گلشن جنت شدہ ۔ ۱۲۸۲ھ

اون معظمہ کی وفات سے بعض دوسرے بھائی بہنون مختلف البطن کو اظہار حسد کے موقع ملے اور چند سے بعض اندرونی صدمات و تکالیف پہونچتے رہے ۔

صدمۂ مفارقت والد ماجد

دفعتًا سایہ عاطفت والد ماجد حضرت ممتاز العلما سر سے اوٹھا اور بعارضہ ہیضہ ۲۴ ماہ رمضان مبارک ۱۲۸۹ھ ہجری کو وفات حسرت آیات ہوئی آپ بے یار و مددگار ہوگئے اعداے خاندان کو کینہ دیرینہ نکالنے کا موقع ملا چہار جانب سے دشمنون کا ہجوم ابھی نعش بھی اوٹھنے نہ پائی تھی کہ لوگ ریاست علمیہ کے اپنی طرف منتقل کرنے پر متوجہ ہوگئے لیکن وہ جناب اپنے سید و مولا آقا امیر المومنین روحی لہ الفداء کی تاسی مین مفاد و مصداق اس شعر کا تھے ؎

اما میکہ بعد وفات پیمبر　　خلافت گذارد بماتم نشیند

باب ۳

واقعات بعد وفات جناب جنت مآب

شروع ہوئی اونجناب نے خاموشی اختیار کی اور
تابوت اوٹھایا دریائے گومتی پر غسل کے واسطے لیچلے ابتک مشہور ہے
یہ بات کہ اسقدر جمعیت مشایعت جنازہ مین تھی کہ کسی جنازہ مین عہد شاہی
سے بادشاہ و وزیر و علماء و مجتہدین کے کسی نے نہین دیکھی۔

حکایت عمدۃ الذاکرین زبدۃ العارفین جناب مولوی سید جواد صاحب الملقب بالاخباری دام مجدہ اور عمدۃ القراء
یعقوب علیخان صاحب نصرت اور عمدۃ الشعراء جناب سید عباس حسن
صاحب فصاحت و نیز متواتر مشہور ہے کہ ہم لوگ شریک مشایعت تھے
ایسی جمعیت کبھی نہ دیکھی تھی نعش جسوقت دولتسرا سے اوٹھی عقب مسجد
تحسین علیخان واقع چوک سے دریائے گومتی تک باوجود اس بُعد فصل کے
دوش بدوش آدمی تھے جس کثرت و اژدحام کو اونجناب کے مرثیہ مین جناب
مفتی میر عباس صاحب نو رضریحہ نظما فرماتے ہین ؎

وے نعش او را چو برداشتند ۔۔۔ عیان شد عجب کثرت و اژدحام

بعد فراغ غسل دریا سے نعش امام باڑہ کو چلی متصل گولدروازہ میدان
وسیع تھا جہان اب وکٹوریہ پارک تعمیر ہے حضرات کی رائے ہوئی نماز
جنازہ اس میدان مین ہو کیونکہ یہ مجمع کسی امام باڑہ یا مسجد مین داخل نہین
ہوسکتا نماز کے بعد مجمع کچھ کم ہو جاویگا جناب فردوس مکان کو رائے
پسند آئی نعش اوسی میدان مین رکھدی گئی خود فردوس مکان جمعیت سے
دور علیحدہ گریان زمین پر بیٹھ گئے صدر الواعظین جناب مولوی محمد شاہ
صاحب مرحوم و بعض رؤسا حاضر خدمت ہوئے عرض کی چلئے نماز پڑھائی
حضرت فردوس مکان باہمی اوس نزاع کو سنے ہوئے تھے کہ نماز جنازہ

سید احمد علی صاحب محمد آبادی علمائے موجودین ہندوستان مین بزرگ
سنا اور ہمارے جد اعلیٰ حضرت غفرانمآب کے شاگرد رشید ہین بہتر ہے کہ وہ
جناب نماز پڑھاوین لوگون نے اوس مجمع مین اونکی خدمت مین عرض کیا
سنتے ہی جناب فردوس مکان کے پاس تشریف لائے گلے لگ کر بیحد
روئے باصرار تمام جناب فردوس مکان کو قریب تابوت لائے اور مقدم
کھڑا کیا خود پشت سر کھڑے ہو کر نماز باقتدا پڑھی اعلان کیا گیا نماز جنازہ
جناب فردوس مکان پڑھاوین گے تمام مجمع نے نماز پڑھی اور پھر اختلافی
کوششین حضرات کی کارگر نہ ہوئین حاسدین خاندان بے نیل مرام
مکانون پر واپس آئے۔

واقعہ ۲ } دوسرے روز جمعہ کا دن تھا نماز جمعہ ماہ صیام کی مسجد
تحسین علیخان پر جس جمعیت سے ہوتی تھی دیکھنے والے
اب بھی موجود ہین سیڑھیان اور چھت پر مسجد کے مجمع ہوتا تھا جسکی طرف
جناب مفتی میر عباس صاحب رحمہ اللہ بھی مرثیہ مین اون جناب کے اشارہ
فرماتے ہین ؎

از او درس رائج پس از اندراس — بمسجد از او مجمع خاص و عام

اتنی جمعیت سے لکھنؤ مین کوئی نماز نہ ہوتی تھی تمام علماء و فضلا شریک
جماعت ہوتے تھے جو ایک مرتبہ اوس مقام پر نماز پڑھا دی بس وہ مرجع خلائق
بنجاوے۔ در اندازون کو سوجھی کم از کم یہی موقع ہاتھ آجاوے —
جناب فردوس مکان کے علم و فضل مین قدح شروع ہوگئی کوئی اونکے
صغر سن کو پیش کرنے لگا جب ناکام رہے اور اپنی کوئی صورت نظر نہ آئی
تو حضرت مغفرت مآب ملک العلما جناب سید بندہ حسین صاحب رحمہ اللہ

چراغی را کہ ایزد برفروزد   کسے گر پف زند ریشش بسوزد

جناب مولانا سید احمد علی صاحب طاب ثراہ کو ان مفسدہ پردازیونکی جب خبر ملی خود مکان پر تشریف لائے اور جناب فردوس مکان کو مجبور کر کے مسجد پر ہمراہ لائے اور دیگر علمائے نامدار سر آمد فضلاء روزگار مثل فقیہ باذل جناب مولانا سید محمد حسین فاضل فیض آبادی سید المتکلمین جناب حامد حسین صاحب قبلہ فقیہ موتمن جناب مولانا سید علی حسن جائسی فخر المتکلمین جناب علامہ سید غلام حسنین صاحب کنتوری فخر العلماء جناب مولانا سید علی نقی صاحب عمدۃ العلماء جناب مولانا سید حیدر علی صاحب سید الواعظین جناب مولانا میر سید علی صاحب رئیس الواعظین جناب میر محمد شاہ صاحب طاب ثراہم تشریف فرما تھے سب نے جناب فردوس مکان کو مصلے پر کھڑا کیا اور نماز جمعہ پڑہانے پر مجبور کیا۔ جناب علامہ کنتوری مولانا سید غلام حسنین صاحب احقر کو اپنے ایک خط میں اس قضیہ نامرضیہ کو تحریر فرماتے ہیں جسکی تفصیل مناسب نہیں بعض الفاظ نقل کرتا ہوں۔

از ذکر واموتیکہ بخیر او بخدا نسے نتواند گذر کرے۔
مرے عزیز برادرم مولوی حامد حسین صاحب اعلی اللہ درجاتہ نے جب میری حاضری کی خبر منگوائی تب آئے اور نماز جمعہ و عصر دونوں آپکے والد ماجد برد اللہ مضجعہ نے پڑہائی جب ایسے ایسے اکابر علماء نے شرکت جماعت کی تو سب کی ہمت ٹوٹ گئی اور پھر دوسری شکست حاسدوں نے اوٹھائی تعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر۔

واقعہ علمی تصدیق کے زمانہ وفات حضرت جنت مآب میں مسجد

ہوئی اونجناب کا اعتبار و اثر جسقدر لکھنؤ پر تھا محتاج بیان نہین اون مغفرت مآب کو جب معلوم ہوا کہ جناب جنت مآب کی وفات ہوئی اور بعض تلامذہ خاندان اجتہاد برسر مقابلہ فردوس مکان ہین آپنے اوس مجمع مین جو رؤساء و اعیان شہر کے جو ہر وقت عیادت و بیمار داری کے واسطے حاضر رہتا تھا فرمایا افسوس فقہ ہندوستان سے اوٹھ گئی جناب ممتاز العلما کا انتقال ہوا لیکن اونکے فرزند سید محمد ابراہیم صاحب کی قابلیت علمیہ سے مین واقف ہون اونکی خاموشی و کم سخنی نے لوگون کو جرأت دلائی اگر مین زندہ بچا تو ان سبکو معلوم ہو جاوے گا کہ یہ صاحبزادے کیسے ہین انتہیٰ اس ارشاد کی جس کے سننے والے اب بھی اکثر ثقات مومنین ماشاء اللہ موجود ہین اطال اللہ بقائہم۔ اس واقعہ سے بھی لوگون کی ہمت پست ہو گئی۔

واقعہ ۴ قایم مقامی

روز سوم جناب جنت مآب امام باڑہ مرحوم مین تمام رؤسا شہر و علماء و مومنین کا اژدحام تھا قبل شروع مجلس منجانب شاہزادگان فردوس مکان کو قایم مقام و ولیعہد اونجناب کا کیا گیا اور اسٹار آف انڈیا پرنس مرزا محسن الدولہ بہادر مرحوم نے خلعت تعزیت دیا رؤسا و شاہزادگان کی مرجعیت نے حاسدونکی رہی سہی ہمت کو اور توڑ دیا۔

واقعہ ۵ دستخط مسائل

جناب فردوس مکان نے جب مخالفت کا طوفان روز بروز بڑھتے دیکھا اور علم و قابلیت مین قدح زور شور سے شروع دیکھی۔ اوسوقت علماے موجودین لکھنؤ کو تحریرین بھیجین کہ آپ حضرات مجھکو مجتہد اور قابل فتوی دینے کے سمجھتے ہین یا نہین ما ما جو حضرات مخالفت پر آمادہ تھے اونھون نے سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا باقی [illegible] نے تسلیم کیا اور فوراً جواب لکھ بھیجا

مین اس واقعہ کی نسبت اشارہ فرماتے ہین وہ افسوس ہے کہ میرے پاس اسوقت سوانح عمری نہین ہے ورنہ کیفیت دستخط استفتا جو ۲۰ یوم تک آپکے والد ماجد مرحوم نے اجازت اہل خیرت پر ملتوی کی تھی اوسکو لکھتا کہ جو بڑی بھاری سند ہے جسمین چند علما نے مجتہد و قابل افتا تسلیم کیا ہے؛ پہیم ایسے واقعات نے مخالفین کی کمرہمت توڑ دی آپنے یہ بھی اختیار فرمایا کہ مختلف مواقع پر خود نماز جمعہ نہ پڑھاتے تھے بلکہ کبھی افضل الناس جناب مفتی میر عباس صاحب طاب ثراہ کو اور کبھی جناب عم معظم جناب میر آغا صاحب قبلہ طاب ثراہ کو مسجد تحسین پر نماز جمعہ پڑھانے کیواسطے بھیجتے تھے زمانہ چہلم جناب جنت مآب اسی مخالفت مین کٹا بعد چہلم فوراً فردوس مکان حج بیت اللہ کیواسطے روانہ ہوے مراجعت پر بہت کچھ فتنہ خوابیدہ ہو چکے تھے اس زمانہ مین اپنا نائب و قایم مقام جناب عم نامدار عماد العلماء حضرت سید مصطفے المعروف بجناب میر آغا صاحب قبلہ طاب ثراہ کو کیا تھا وہی جناب دستخط مسائل و نماز جماعت وغیرہ پڑھاتے تھے۔

باب ۴

اجازت و علماء کی رائین

واقعہ حصول اجازات

عہد کرامت عہد جناب جنت مآب مین رسالہ یواقیت الدرر فے التماثیل والصور حرمت تصویر کشی مین استدلالی اوجناب نے لکھا اور والد بزرگوار کی خدمت مین بغرض اجازہ پیش کیا اوجناب نے

مرحوم رئیس لکھنؤ عازم سفر عراق ہوے آپنے کتاب مذکور موصوف کے سپرد کی
تاکہ حضرات علماے عراق کی خدمت مین پیش کرکے اجازہ حاصل کرین ادھر یہ خبر
اونھین مخالفین خاندان کو ملی فوراً ایک استشہاد مخصوص لوگونکا بنا کر اوسی
قافلہ والون مین سے ایک شخص کے ہمراہ روانہ عراق کیا جسکا مضمون یہ تھا
کہ وہ سید محمد ابراہیم صاحب نہایت کمسن اور بے علم ہین یہ رسالہ اون کے
والد ماجد کی تصنیف ہے ۔۔ کیا بتائین کہ کس کس نے اوسپر دستخط کئے مدعیان
زہد وتقوے علم و اجتہاد پر نازان خاندان اجتہاد کے فدائی قصیدہ خوانی
ومدح سرائی مین جنکی ہمیشہ عمر بسر ہوئی بعض حضرات علماء و مومنین اون سے
واقف ہین خصوص جناب علامہ کنتوری ایدہ اللہ مختصر یہ رسالہ عراق پہونچا۔
نواب صاحب موصوف مرحوم ناقل تھے جسوقت وہ رسالہ خدمت حجۃ
الاسلام جناب شیخ زین العابدین رحمہ اللہ مین پیش ہوا اونجناب نے
ساتھی استشہاد مجھکو دکھایا مین حیرت زدہ رہ گیا میرے ہی قافلہ مین ایک
صاحب اسطرح سے مخفی لیگئے کہ مطلق مجھکو خبر نہ ہوئی استشہاد دیکھا کر مجھہ سے
جواب طلب ہوا متحیر کیا جواب دون ۔ عرض کیا یہ فعل دشمنون کا ہے
مین خوب جانتا ہون کمسنی مین اونجناب کے شک نہین لیکن یہ خداداد
فضل اونکی تصنیف وتحریر سے واضح ہے اب رہا یہ کہ تصنیف جناب
ممتاز العلماء کی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ تصانیف جناب ممتاز العلماء
اگر خدمت مین موجود ہون تو مطابق کیا جاوے طریق استدلال واسلوب
پوشیدہ نہین رہ سکتا یہ جواب پسند آیا تصانیف موجودہ جناب ممتاز العلماء
سے مقابلہ کیا گیا فوراً اون نقاد نظرون نے پہچان لیا کہ واقعی عداوت
برتی ہے علم وتقدس وزہد ظاہری مہر کنندگان کا سب پر واضح ہو گیا

مفصل و مبسوط اجازہ حاصل ہوئے — جو کہ مراجعت عراق کے بعد خدمت فردوس
مکان مین پیش کئے گئے اور حکایت استشہاد بھی اونجناب کی خدمت مین
نقل کی وہ اجازات اوسی زمانہ مین طبع کیے گئے —

جناب فردوس مکان نے جب واقعہ استشہاد سُنا بہت قلق ہوا آخر سکوت کیتک
اس افشاے لطمی کا جواب کبتک نہ دیتے بعض کتب فقیہ پر اون بزرگ کے چند
اعتراض لکھ کر مع ایک رقعہ روانہ فرمائی جسکا ماحصل یہ تھا کہ کتاب "مواقیت"
میرے نام سے موسوم کر کے حضرت ممتاز العلماء نے تصنیف فرمادی مجھکو آپ کی
فلان تصنیف مین یہ شبہہ ہین بہتر ہے کہ آپ جواب لکھین اور معلوم فرماوین
کہ بیٹے کتنی تحصیل علم کی ہے —

جب وہ اعتراضات مع رقعہ اون جناب مغفرتمآب کی خدمت مین پہونچے خود
تشریف لائے سبب تحریر رقعہ دریافت کیا فردوس مکان نے قصہ استشہاد
اور مہر بیان کیا سنکر خاموش ہو گئے کہ واقعہ کھل گیا معذرت شروع کی
اور فرمایا چند ثقات مومنین نے مجھ سے بقسم بیان کیا کہ آپ نے تکمیل
و تحصیل نہین فرمائی اونکے اعتبار پر مین نے دستخط و مہر کر دی جناب فردوس
مکان نے فرمایا مین بھی زندہ اور آپ بھی زندہ ایک ہی شہر کے رہنے والے
کیا تحریر و تقریر سے آپ خود دریافت نہ کر سکتے تھے ادعاے تلمذ خاندان
و اظہار اخلاص و ارادت سب سے زاید آپ کو ہی مختصر بعد شکوہ و شکایت
و عذر و معذرت رفع و گذشت ہوئی اللھم اغفر و ارحم و تجاوز
عنا و عنھم —

شیخ الاسلام جناب شیخ زین العابدین رحمہ اللہ کی رائے ملخص از اجازہ } اون لوگون مین سے جنھون نے
اس جولانگاہ علم مین اسپ ہمت
کو دوڑایا اور صاحبان افتخار کے

دانتے والے اپنے فضل مین بڑے متورع سردار کریم و شریف و شجاع اور پرچشم
علم و فہم و زکاوت و سعادت غنچہ گلستان بزرگی و رع و حسن و سیادت
پاکیزہ اخلاق مستقیم الرائے صاحب آداب یکتائے روزگار قلب سلیم رکھنے والے
خلق عظیم کے مالک مستحق تمام نیک تعظیمونکے اور اعلی بزرگداشتون کے
خلیل الفقہا سید العلماء جناب مولانا سید حاجی محمد ابراہیم ہمیشہ خدا اپنی توفیقات
سے موفق رکھے اور اپنی چشم رحمت مین اونکو ملحوظ رکھے۔ مجھکو اوجناب کی
رفعت شان و علو مکان اونکے بعض مصنفات فقہیہ کے دیکھنے سے معلوم ہوئی
جو کتاب مسائل مہمہ پر مشتمل ہے اور حسن وجودت طبع مین موتی ہے وہ کتاب
الفاظ مشکلہ اور معانی دقیقہ اور استدلال عمیق پر مشتمل ہے محض جمع اقوال
وتحریر الفاظ نہین ہے وہ کتاب آپکے فہم صائب اور فکر درخشندہ اور طبع
روشن و قوت قدسیہ اور کمالات انسانیہ کی روح اور ملکہ فاضلہ
اجتہادیہ کی انتہائے دلیل ہے۔ آپکو علم فروع و اصول مین کافی حصہ
حاصل ہوگیا ہے اور فنون سمعیہ منقول و معقول مین چھلکتا ہوا جام مل گیا
ہے۔ اور ایسا کیونکر نہ ہو آپ کے اس فضل و کمال پر کیون متعجب ہون آپ اوس
شجرہ طیبہ سے ہین جسکے علم و فضل کی شاخین عالم مین پھیلی ہوئی ہین۔
اور چھائی ہوئی ہین شاخین علم و سخاوت کی تمام دنیا مین۔ آپ اوس
قصر عالیشان کے رہنے والے ہین جسمین ارباب فضائل و فواضل خیمہ زن ہوتے
ہین اور جو قصر پناگاہ ہے مسافران علم کا جو فضل و شرف کے بعد آکر پناہ لیتے
ہین۔ اگر آپکے آبائے کرام و اجداد فخام نہ ہوتے تو ہند مین دین کا درخت
سرسبز و شاداب ہوتا اور خیمہ اسلام بے ستون نصب نہ ہو سکتا۔ اس
بنا پر اوجناب پر سزاوار ہے کہ حمد خدائے برتر بجالاوین اسلیے کہ خدا نے
اونکو یہ مناقب و فضائل عطا کیے اور یہ خصایص اور شرف کرامت

حجۃ الاسلام آقا السید ابو القاسم طباطبائی کربلائی کی رائے ملخص از اجازہ

میرے پاس بعض رسائل مصنفہ ومقالات مولفہ عمل صور مجسمہ مین پہونچے وہ رسالہ باوجود اختصار الفاظ وسلاست معانی کے شامل ہے تحقیقات فائقہ اور تدقیقات رائقہ پر لطیف نکات وخفی اشارات پر جن نکات پر لوگ مطلع بھی نہین ہو سکتے چہ جائیکہ کل پر مگر وہی لوگ جو صاحبان ملکہ قدسیہ وموہبت عظمی ربانیہ ہون مجھکو قسم ہے خدا کی یہ رسالہ فقہ مین کتاب مبین ہے اس کتاب کے دیکھنے والے علما کے دلون کو تقویت ہوتی ہے اور موجب خنکی چشم ہے طالبان بصیرت کے لیے جسکے دیکھنے سے حاسد ودشمن دلکی بیماری مین گرفتار ہو جاتے ہین۔ اس کتاب کے دیکھنے سے مجہپر واجب ہوا کہ مصنف کتاب کے واسطے مسند بچھاؤن اور بندگان الٰہی کی گردنون مین اونجناب کے اقوال کا طوق وگردن بند پہناؤن۔ اس کتاب کے دیکھنے سے مجھکو تحیر وتعجب ہوا وہ ایسے عالم ہین جنکا مثل نہ پیشتر تھا نہ مابعد۔ یہ رسالہ تصنیف اوس بزرگ کی ہے جس نے نشو ونما پائی گود مین علم کی اور دودھ پیا سینہ فہم سے صغر سن مین اپنے آباء کرام کی زبانون سے علم لیا اور پڑھکر اپنے اجداد فخام کے کتب سے اجتہاد کیا وہ کون بزرگ ہے فاضل الٰہی عالم ربانی صاحب جسم نورانی خلاصہ علماء اعاظم اور نتیجہ افاضل افاخم سابقین مین برگزیدہ و چنندہ اور قابل اقتدا وپیروی بعد والون کے لیے عالم باعمل اور فاضل فرق کرنے والے حق وباطل کے دلائل احکام کا استخراج کرنے والے جناب سید کریم وآقائے حلیم سید محمد ابراہیم دام بقاہ فرزند دلبند سید علامہ امام فہامہ رئیس

[illegible]

المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور پھیلانے والے علوم ائمہ طاہرین کے وہ ایسے کے فرزند ہین جو علماء کا کعبہ ہے اور فضلاء کا قبلہ ہے زاہدون کا مرشد ہے روشن دلونکی پناہ گاہ ہے قوام دین ہے وملت ہے ہر بدی سے منزہ و پاک امیر سید حسین فرزند سید بزرگان رئیس مردمان یتیمونکا پرستار اسلام کا مددگار جناب امیر سید دلدار علی ڈھانپ لے اونکو خدا اپنی رحمت مین اور حشر کرے اونکا اونکے اجداد کے ساتھ اور اونکو اسلام و مسلمین کیطرف سے بہترین جزا دے جو اونسے پیشتر کے علما کو دینے والا ہے۔

شیخ موتمن آقا شیخ حسن خلف مرحوم حجۃ الاسلام شیخ اسد اللہ کاظمینی رحمہ اللہ کی راے

ملخص از اجازہ

اون لوگون مین جنہون نے طلب علم مین کوشش کی اور تحصیل مطلب مین سعی کی علم و عمل پر فائز ہوئے بہترے طریق پر اور علم و عمل کیوجہ سے جیسی شرافت اونکو حاصل ہوا جیسا کہ نسبی شرافت اونکو حاصل تھا شاخ ہین شجرہ رسالت کی اور پھل ہین درخت شجاعت کے درخشندہ چاند ہین اور فاضل ماہر اور بصیر ذی عقل ہین عمدہ تحریر لکھنے والے جنکی ذات مین تمام فضائل جمع ہین جامع ہین تمام فضیلتون کے اور تمام فضلاء سے بہتر ہین استنباط و استخراج احکام مشکل کرتے ہین دلیلون سے متاخرین علماء مین آپ چیدہ ہین علماء اولین مین آپ برگزیدہ ہین تمثیل علماء کا آپ نتیجہ ہین خلاصہ مجتہدین وافاضل ہین ذہن آپکا ہر لغزش سے محفوظ رہتا ہے فہم آپکا مستقیم ہے راے آپکی قوی و محکم ہے [illegible] آپکا مستحق تعظیم ہے آپ اون لوگون [illegible]

آپ محفوظ رہیں خداوند کریم نے آپکو وہ مناقب و شرف و مراتب و فضائل
عطا کیے ہیں جس کے بیان سے زبان قلم مخلوق کی قاصر ہے ۔"

شیخ الشریعت اصفہانی آقا شیخ فتح اللہ نجفی مدظلہ کی رائے کا خلاصہ اجازہ السید المؤتمن اخی السید ابوالحسن سلمہ اللہ	مرحوم مبرور ساکن دار سرور کے کریم ابن کریم سید محمد ابراہیم طاب ثراہ"
ایضاً ملخص اجازہ حقیر	مرحوم مبرور ساکن دار سرور علامہ علیم سید محمد ابراہیم لکھنوی
جناب آقا الشیخ علی خراسانی لکنا آبادی نجفی رحمہ اللہ کی رائے کا خلاصہ اجازہ برادر موصوف سلمہ اللہ سے	شمس العلماء الکرام و سید الفقہاء العظام مرحوم مبرور مغفور سید ابراہیم خدا قرار دے اونکو ورثہ داران جنت نعیم سے ۔"
شریعتمدار آقا سید ابوالحسن اصفہانی نجفی	علامہ مرحوم و فہامہ مبرور سید

ثقۃ المعتمد آقا سید مصطفےٰ کاشی نجفی
کی رائے کا خلاصہ اجازۂ موصوف سے

عالم ربانی فاضل صمدانی
شمس العلماء اعلام خوف
الٰہی سے ترسان بڑے

باحلم سید ابراہیم ملقب بحجۃ الاسلام خدائے ملک علام کی بخشش ہو!!

حجۃ الاسلام آقا سید محمد باقر طباطبائی
کی رائے کا خلاصہ اجازۂ اختصر سے

مرحوم مبرور عالم علامہ
فاضل فہامہ حجۃ

ذکی سلیم سید محمد ابراہیم لکھنوی!!

شیخ الاسلام حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی
کربلائی کی رائے کا خلاصہ اجازۂ اختصر سے

مرحوم حجۃ الاسلام
فقیہ اہل بیت

علیہم السلام شمس العلماء حاجی سید محمد ابراہیم!!

حضرت آیۃ اللہ آخوند ملا محمد کاظم خراسانی
کی رائے کا خلاصہ ایک تحریر متعلقہ تخمیس سے

مرحوم مبرور
حجۃ الاسلام

شمس العلماء الکرام آقا سید محمد ابراہیم!!

فقیہ مومن جناب مولانا سید علی حسن صاحب
جائسی کی رائے کا خلاصہ ایک تحریر متعلقہ تخمیس سے

فرزند اوس امام کے
جسکا احسان و نیکی

عام ہے ہر شخص کے لیے کوئی مومن ایسا نہیں ہے جس پر دست کرم اونجناب کا نہو!!

نوٹ :: شاہ جمجاہ ناصر الدین شاہ مرحوم نے طہران مین بعد ملاقات جو پروانہ جناب

حضرت عماد العلماء عم معظم جناب میر آغا صاحب طاب ثراہ کی رای کا خلاصہ ایک تحریر متعلقہ تخمیس سے

میرے مرحوم بھای عالم علامہ اور سردار بزرگ و رئیس جلیل شمس العلماء الکرام صاحب بزرگی عظیم میرے عزیز بھائی سید محمد ابراہیم خدا انکو جنت سے آراستہ کرے "

حضرت حجۃ الاسلام عم معظم جناب ابو صاحب رحمہ اللہ کی راے کا خلاصہ ایک تحریر متعلقہ تخمیس سے

مرحوم خلد آشیان جناب فردوس مکان سید محمد ابراہیم قبلہ طاب ثراہ " اور ایک مقام پر اپنی تحریر مین احقر کو " مرشد زادہ " کے الفاظ سے عزت بخشی ہے ۔

باب ۵

اوصاف حمیدہ و خصال پسندیدہ

ذہانت ذہانت و ذکاوت خداداد تھی اصابت راے و خوش فکری کا اعتراف آپکے دشمنون تک کو ہے امور اہم دینی و دنیاوی مین ہمیشہ لوگ آپ سے مشورہ کرتے اور آپکی راے پر بھروسا رکھتے تھے ۔

تدبر و تفکر آپ نہایت فکور اور ہمیشہ ساکت رہتے تھے بہت کم بات کرتے تھے اور کوئی بات کرتا تو آہستہ صدا مین

[illegible]

بعد جواب دیتے تھے ہر لفظ کو جانچ کر منھ سے نکالتے تھے جس سے تقریر مین روانی نہ تھی چہرہ سے آثار فکرمندی نمایان رہتے تھے۔

شک } کسی امر پر جلد اعتماد و بھروسا نہ کرتے تھے راے مین جلد جلد تغیرات ہوتے تھے ہر شخص سے احتیاط ہر بات مین احتیاط کا سخت جذبہ ہوتا تھا لیکن جس بات کو طے کر لیتے تھے اوسپر یقین و بھروسا اس حد پر ہوتا کہ پھر ٹالے نہ ٹلتی تھی نہایت استقلال و پامردی سے جم جاتے تھے پھر اوس خیال کو کوئی شخص نہ ہٹا سکتا تھا۔ اپنی راے پر بھروسا و استقلال آپکی نمایان صفت تھی۔

نازک مزاجی } نہایت نازک مزاج و غصہ ور طبیعت کے تھے اظہار امر حق مین کسی بدگوئی کی پرواہ اور کسی کی عظمت و شان سے مرعوب نہ ہوتے تھے مال و دولت پر کسی کے اعتنا اور بگڑنے اور راضی رہنے کی کسیکی پرواہ نہ تھی اسوجہ سے اکثر لوگ آپسے مخالف رہتے تھے۔

حکایت } لکھنؤ کے اول نمبر کے شاہزادہ جنکا رعب و جلال صولت و سطوت مشہور تھا نام نہ لونگا آپکے مخلصین و مقلدین سے تھے سو روپیہ ماہوار دیتے اور وہی ذریعہ قوت عیال تھا شاہزادہ صاحب شوہردار عورت پر عاشق ہوے کچھ دے دلاکر شوہر سے اوسکے طلاق لی اندر عدہ کے عقد چاہا جناب کو عقد خوانی کے واسطے بلوایا آپ تشریف لے گئے دریافت کیا جب معلوم ہوا فرمایا یہ عقد صحیح نہین نہ طلاق باقاعدہ ہوا اور نہ عدہ ہی گذرا یہ فرماکر واپس آئے شاہزادہ صاحب نے دوسرے اہل علم کو بلاکر عقد پڑھایا پانچسو روپیہ ایک دوشالہ کشتی دی۔ جب آپکو علم ہوا ... طلاق ... شوہر ... کا آیا اوسکو واپس ... دیا اور باوجود کہا ...

اسکے لکھنو اور جناب مغفور مرحوم کے مقلد خاص اور دوست باختصاص تھے
اونکو معلوم ہوا شاہزادہ صاحب سے وجہ ملال جناب کی بیان کی موصوف
تائب ہوے اور بکمال لجاجت والحاح شہر یہ پھر پیش کش کیا۔

حکایت ایک روز حسب عادت وہ جناب انھین شاہزادہ صاحب
کی ملاقات کو فنس پر تشریف لے گئے شاہزادہ صاحب
مع مصاحب وجلیس وانیس کرسیون پر تشریف فرما تھے کھارون نے
پالکی پشت سر شاہزادہ مذکور متصل کرسی کے لگا دی آپنے اوترنے کا قصد
کیا یہ امر شاہزادہ صاحب کو ناگوار ہوا خواص سے فرمایا کہارون نے پالکی
سر پر لگا دی تم دیکھتے رہے یہ سنتی ہی وہ جناب پالکی مین بیٹھ گئے کہارونکو
پالکی اوٹھانے کا حکم ہوا شاہزادہ صاحب و مصاحبین چاہتے ہین آپ پالکی سے
اوترین آپنے فرمایا ہم تو اوس شخص سے ملاقات کرتے ہین جو کہ اپنے سر پر ہماری پالکی
لگاوے یہ فرماکر مکان واپس آئے شاہزادہ صاحب نے پھر جناب آغائی صاحب
مرحوم کو شفیع کیا اور بالتماس والحاح صفائی ہوئی۔

پابندی وضع آپ کمال پابند وضع تھے اونے ادنے چیزون کو
جو قابل اعتنا و التفات نہ تھے خلاف وضع سمجھتے
تھے جو روز جسکے یہان جانے کا مقرر تھا ممکن نہ تھا تشریف نہ لیجاوین جسکے
آنے کا جو دن مقرر تھا ممکن نہ تھا وہ نہ آوے اگر کوئی شخص غیر پابند ہوتا اوس سے
بے اعتنائی فرماتے تھے اور برا سمجھتے تھے زاید بات چیت ہنسی مذاق آواز بلند
سے یا جلد جلد بات کو بے تہذیبی خیال فرماتے تھے جس قطع و برید کا لباس استعمال
کرتے تھے اوسمین ادنا تغیر خلاف وضع سمجھتے تھے فیض آباد کا قلمدان عراقی سیاہ
چھپا ہوا رومال واسطی قلم بادام تلخ کا عصا حقہ کا سیاہ سید ھا نیچہ بے پان
کہ [illegible] ملاقات کو نکلنا یہ تین وضع مین تھین کسی دوسرے قسم کا قلمدان

باتون کو خلاف وضع سمجھتے تھے بس ایک رفتار اور ایک وضع تھی معمولی باتون
مین پابندی وضع کا خیال تھا بڑی باتون کا کیا ذکر ہے۔

پابندی اوقات } اوقات کے نہایت پابند تھے باوجود دائمی بیماری کے پابندی اوقات نہ جاتی تھی

تین بجے شب سے اوٹھنا حوائج ضروری سے فارغ ہوکر مشغول نماز و دعا و تلاوت قرآن مجید رہنا ہر وقت طلوع حجرہ سے برآمد ہوکر دسترخوان پر بیٹھنا مع تمام اطفال غذا نوش فرما کر مشغول دستخط مسائل و کتب بینی ہونا اور اسی اثنا مین دس بجے دن تک ملاقات احباب سے فرصت کرنا پھر مشغول کتب بینی و تصنیف و دستخط مسائل ہونا ٹھیک بارہ بجے آرام فرمانا دو بجے اوٹھکر نماز وغیرہ سے فارغ ہوکر پھر مشغول دستخط مسائل و کتب بینی ہونا چار بجے غذا نوش فرما کر ملاقات احباب مین تا مغرب مشغولیت نماز مغرب اول وقت پڑھنا اور اول شب آرام فرمانا جو وقت جس کام کا معین ہوتا ایک دقیقہ ٹلنا شاق ہوتا تھا غیر اوقات مین کسی سے ملاقات بھی نہ فرماتے تھے مگر اتفاقی بمجبوری زاید جلوس کو برا سمجھتے تھے خود بھی ملاقات کو اگر جاتے تو چند دقیقہ سے زاید توقف نہ فرماتے تھے اور دوسرون سے بھی ایسے متوقع رہتے تھے۔

حکایت } سفر عراق و خراسان مین جب طہران مین وارد ہوے ولیعہد بہادر شاہ کجکلاہ مرحوم ناصر الدین شاہ کے ملاقات کو تشریف لائے قریب مغرب آپ برآمد ہوے چند دقیقہ توقف کے بعد وقت مغرب آگیا فرمایا اب وقت نماز ہے ولیعہد بہادر بھی تشریف لے جاکر مشغول نماز ہون اور مجکو بھی اجازت دین فوراً معذرت کرکے ولیعہد بہادر اوٹھ کھڑے ہوے۔

مجید فرماتے تھے جب آیہ نقمت وعذاب کی تلاوت فرماتے تھے خوف خدا سے وہ مملو دل کانپ اوٹھتا فوراً رنگ رو متغیر ہو جاتا آثار خوف واندوہ چہرہ سے ظاہر ہوتے تھے اور جب آیہ رحمت ونعمت کو تلاوت فرماتے چہرہ پر آثار فرح وسرور فوراً نمایان ہو جاتے اثنائے تلاوت مین بہم چہرہ پر آثار تغیرات نمایان رہتے تھے۔

عزاداری — عزاداری خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثناء سے خاص دلچسپی تھی عاشق سید الشہدا علیہ السلام تھے اونجناب کے عہد مین مجالس عشرہ محرم امام باڑہ حضرت جنت مآب مین جو ترقی تھی پوشیدہ نہین جسکی ہندوستان کیا عراق مین بھی نظیر نہ تھی باوجود اس وسعت کے امام باڑہ وچبوترون پر ہجوم مردم سے کشمکش ہوتی تھی آپنے ایک درجہ امام باڑہ کے اندر کا بڑھایا اور چبوترہ بھی زاید کیا حکامان وقت کو بھی آخری تاریخ نوین کی مجلس مین آپ بلاتے تھے جلالت وجوش مذہبی وسینہ زنی وماتمداری شیعون کی غیر مذاہب وحکام کے ذہن نشین کرتے تھے اور خود بھی اس قدر گریہ فرماتے تھے کہ محاسن شریف پر متصل اشک جاری رہتے اور داڑھی سے آنسو ٹپکتے تھے پہلی محرم سے عمامہ سبز سر پر ہوتا تھا اور ہشتم کو سیاہ لباس جسم پر ہوتا تھا۔

صلۂ رحم — صلۂ رحم وپرورش غربا ئے خاندان واعانت ودستگیری مومنین کی آپکی خاص خصلت وعادت تھی۔

آداب مجلس — کوئی شخص زاید بات آپ کی صحبت مین نکرتا تھا بدگوئی وغیبت کسیکی گوارہ نہ تھی اگر خوش آمد سے کسیکی بدگوئی آپ کے سامنے ہوتی تو چہرہ متغیر ہو جاتا اور فوراً روک دیتے

شجاعت

حکایت

دو عرب خدمت مین حاضر ہوے عزم عراق ظاہر کیا طالب اعانت ہوے آپنے نماز مغرب مین مسجد حسین آباد مین بلایا یہ دونون حاضر مسجد و شریک جماعت ہوے آخر صف مین نماز ادا کی کپڑے پر سجدہ کیا ماموممین نے احساس کیا خدمت مین عرض کی یہ جھوٹے ہین کربلا جانا نہین چاہتے دھوکا دہی منظور ہے یہ معلوم کر کے آپ نے اون دونون کو جواب صاف دیا۔

ایک روز حسب معمول آپ بعزم نماز مغرب مین مسجد حسین آباد پالکی پر سوار تشریف لیجارہے تھے دونون عرب راہ مین ملے اور دونون سمت سے چھریون سے حملہ شروع کئے۔

محاسن اخلاق سے یہ تھا کہ کہارون کو حکم تھا اگر کوئی قریب فنس آوے تو فوراً رک جایا کرو شاید کسیکو مصافحہ کرنا یا مسئلہ دریافت کرنا ہوتا وقتیکہ وہ خود سے جدا نہو فنس ٹھہری رہے حسب حکم اوس روز بھی کہار فنس روکے رہے خادم آگے بڑھ گیا دونون عرب متصل چھریون کے وار کرتے رہے آپ ساکت بیٹھے ہوے دفاع کرتے اور کسیکو آواز تک نہ دیتے تھے کہ کہار بھی مطلع نہوے تاخیر ہونے پر خادم ملتفت ہوا اور قریب فنس آیا یہان یہ حالت دیکھکر چیخا کہارون نے فنس رکھ دی دونون کو پکڑ لیا غیر لوگ بھی آ گئے آپ نے دونون کو نصیحت فرما کر چھوڑوا دیا۔

بعد چند روز کے شب جمعہ یہ اتفاق ہوا کہ معمول تھا شب جمعہ نماز مغرب مین مسجد متصل امام باڑہ واقع چوک مین بجماعت ہوتی تھی آپ حسب عادت تشریف لاے نماز مغرب ادا کی چبوترہ مسجد سے اوترے ایک ہاتھ مین عصاے بادام تلخ دوسرے ہاتھ کو آپکے رفیق خاص مرزا ذاکر حسین صاحب

جناب نے ماری مرزا ذکر حسین صاحب نے ہاتھ بلند ہوتے دیکھ لیا لکڑی تھام لی سر صدمہ سے محفوظ رہا محلہ مین شور ہوا مرایک طالب قصاص ہے چاہتا ہے حوالہ پولیس کرے آپنے سبکو روکا اور دشمن کو نصیحت کر کے چھوڑ دیا حکام کو جب خبر ملی صاحب کمشنر لکھنؤ نے آپ سے کہا کہ لیسنس سے آپ مستثنی ہین آپ اسلحہ رکھین دشمن آپ کے بہت ہین فرمایا حفاظت خدا اسلحہ سے بڑھکر ہے پھر کہا اچھا آپ بجز حسین آباد کی نماز کے گھر سے نہ نکلا کرین اور چپراسی حسین آباد کے آپکے ساتھ رہا کرین فرمایا یہ قید بند گوارہ نہین ہے۔

حکایت { لکھنؤ مین مقدمہ بلا فصل تخمیناً سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین ہوا اہلسنت نے اذان سے اشہد ان علیا ولی اللہ و خلیفتہ رسولہ بلا فصل موقوف کرانا چاہا آپ ساعی و کوشان تھے اس عداوت پر جب آپکی پالکی چوک سے نکلتی تھی اور بعض اشرار پالکی پر ڈھیلے پھینکتے تھے آپنے کبھی اعتنا نہ کی اکثر خیر خواہون نے خطرہ جان دلایا حکام نے بھی سُنا پھر آپکو اسلحہ رکھنے کی رائے دی لیکن آپنے اعتنا نفرمائی۔

حکایت { اتفاقاً آپ ایکروز سوار پالکی کہین تشریف لیجا رہے تھے شاہزادہ مرزا عالیقدر مرحوم کے یہانسے مست ہاتھی چھوٹ گیا گولدروازہ و چوک متصل کی سڑک پر بھگدر پڑگئی کہارون نے خوف سے پالکی زمین پر رکھدی اور عرض کی کہ آپ بھی بھاگ کر کسی گوشہ مین پناہ لین نہایت ناراض ہوکر فرمایا فرار عار ہے بھاگنا کیسا خدا اس حیوان وحشی کے شر سے بچاوے گا۔ آپ وہین اطمینان سے بیٹھے رہے وہ حیوان مست دیوانہ وار پالکی کے پاس سے گذر گیا شر سے آپ اوسکی محفوظ رہے۔

حکایت { سفر عراق مین کاظمین مین جس مکان مین آپ تشریف

باقی عورتین اور بچہ آپ عصا ے بادام تلخ اور فانوس لیے برآمد ہوے برآمدہ مکان مین کوٹھے کے دو زینہ تھے ساتھیون سے فرمایا کچھ اس زینہ سے اور کچھ دوسرے زینہ سے کوٹھے پر چلو کسیکو جرأت نہ ہوئی فرمایا اچھا زینہ کا راستہ روک کر کھڑے ہو آپ تنہا کوٹھے پر چلے گئے وہ لوگ بکرامت نفس قدسی رو بفرار لائے آپ شر سے محفوظ رہے۔

اسی طرح کے سفر و حضر کے چند اور واقعہ ہین جنمین تعجب خیز جرأت فرمائی اور اون مہالک کی بالکل پرواہ نہ کی ذکر اون کا باعث طول و خلاف مصلحت ہے۔

باب ۶

زہد و احتیاط

زہد و احتیاط مین وہ جناب سب سے ممتاز تھے۔

واقعہ } مثل اپنے پدر بزرگوار کے کبھی کسیکو آپنے اجازہ نہین دیا ہرچند بعض اکابر خاندان و علماء اعلام نے ایک خاندانی بزرگ کے لیے اجازہ اجتہاد کی خواہش کی اور بہید اصرار کیا لیکن آپ نے اقدام نفرمایا جس سے وہ حضرات نہایت مکدر ہوے چنانچہ ہمنے جب اپنے واسطے اجازہ طلب کیا تاکہ سلسلہ سند خاندانی حاصل ہو تو انکار فرمایا اور جواب مین یہی عذر پیش کیا کہ تمہارے والد ماجد نے ہمارے اصرار و خواہش پر فلان عزیز کو اجازہ نہین دیا تھا ہرچند کہ اوجناب کے انتقال کو اوس زمانہ مین پندرہ سال کے قریب عرصہ گذر اتھا وہ آن قدح بشکست وآن ساقی نماند کا مصداق تھا۔

(۱ آپ ہمیشہ اپنے مخصوصین معتمدین کے ساتھ مباحثہ علمیہ فرماتے تھے
حضرت حجۃ الاسلام عماد العلماء عم معظم جناب میر آغا صاحب حضرت حجۃ الاسلام عم
معظم جناب ابو صاحب صدر المحققین جناب مولانا شیخ تفضل حسین صاحب فتحپوری
رحمہم اللہ ہر روز مجتمع ہو کر خلوت تنہائی مین باہم مباحثہ علمی کرتے گھنٹون یہ مبارک
صحبت رہتی تھی آخر عمر تک یہ سلسلہ مابین اون جناب اور جناب معظم ابو صاحب
اور جناب مولانا شیخ تفضل حسین صاحب رحمہم اللہ کے باقی رہا اس باہمی
مذاکرہ علمیہ سے حاسدون کو بہت کچھ موقع ملا اور متہم کرتے رہے کہ وہ جناب
فلان فلان حضرات سے پڑھتے ہین آپ نے کچھ اعتنا نہ کی اور آخر عمر شریف
تک یہ سلسلہ باقی رکھا جیسا کہ ابتک علماء عراق مین مرسوم ہے - حالانکہ
معاندین کو اس اہتمام پر یہ خیال نہ ہوا کہ یہ کونسا نا ختم شدنی سلسلہ تعلیم تھا
و آخر دم تک تمام نہ ہوا اور موجودہ سلسلہ تعلیم کونسا سلسلہ ہے جو چند حرف
پڑھ لینے سے مجتہد کامل و صدر المحققین و بدر المدققین کے لمبے چوڑے القاب کا
مستحق بنا دیتا ہے کوئی یہ بھی پوچھنے والا نہین کہ آپکا سنہ ولادت کیا ہے
اور جنکو اپنا اوستاد بتایا جاتا ہے اونکا سنہ وفات کیا ہے -

واقعہ (۲ ایک زن فاحشہ نے لاکھون روپیہ کی جائداد پیش کش
کی آپنے انکار فرمایا کہ تصرف حرام پر حرام ہے اوس نے عرض
کی جو جائداد بطور حلال ہدیہ و متعہ مین حاصل ہوئی ہے اوسے قبول فرمائے
فرمایا وقف شدہ لینے مین عذر نہین ہے مختصر یہ کہ مسلم گانون اور کچھ مکانات
و دوکانات اوسنے وقف کئے وقف نامہ مکمل ہوتے ہی تخلیہ مکانات کا
حکم ہوا کیونکہ حرام کاری مکانات وقفی مین نہ ہونا چاہیے اوسنے حیلہ و حوالہ
شروع کیا آپ نے وہ تمام اوقاف واپس فرمائے ارشاد ہوا کہ کسی دوسرے کو

جائداد و وراثت حق ایک نواب صاحب کا ہوتی ہے۔

واقعہ } ایک زن متمولہ لاولد ایک صندوقچہ لائین پیش کش کیا جب جناب نے اوسکو کھولا زیور سے مملو تھا پوچھا کیا ہے عرض کی مین لاولد ہون اور میرا ذاتی مال ہے شوہر کی اور اولادین ہین میرے بعد یہ اونکا مال ہوگا لہذا آپکی خدمت مین اپنے شوہر سے مخفی پیش کش ہے قبول ہو۔ فرمایا خدا نے جسکو تمھارا وارث و حقدار کیا ہے تم اوسکو کیون محروم کرتی ہو شوہر سے مخفی بلا اذن فقیر کو صدقہ بھی نہ دینا چاہیے مین ہرگز قبول نہ کرونگا اور نہ تمکو آئندہ ایسی جرأت چاہیئے وہ صندوقچہ فوراً واپس فرمایا۔

واقعہ } بعد وفات حضرت جنت مآب آپنے تمام امانات و اوقاف کو واپس دیا حتی کہ بعض وہ اوقاف جو بعد جنت مآب خود اونجناب کی ذات والاصفات سے تعلق رکھتے تھے مثل وقف میر باقر صاحب تاجر مرحوم اونکے بیٹے سید محمد صاحب کو واپس فرمادیا خاص وہ امانتین جو آپکو بعد اصرار تمام دی گئین صرف اونھین کو لیا۔

باب ۷
قوت ادراک

آپکا ادراک و احساس نہایت قوی تھا چنانچہ وہ جناب ہمیشہ بیماری مین بسر کرتے تھے مدقوق مسلول رہے وفات سے چند سال پیشتر جناب نواب مہدی علیخان صاحب آپکے دوست خاص ایک ڈاکٹر کو شملہ سے ہزارون روپیہ صرف کرکے لائے اور اوس ڈاکٹر نے دیکھ کر ایک نسخہ تجویز کیا نواب صاحب نے فوراً وہ نسخہ بندھوایا چونکہ وہ جناب

عرض کی اس دوامین ایک قسم کی شراب ہے یہ معلوم کرکے دوا پھینک دی
چند سال بعد جب مرض الموت مین مبتلا ہوے تمام اطباء یونانی معالجہ مین
عاجز ہوے مرض بڑھتا گیا ہچکی لگ گئی غشی رہنے لگی آپ کے مقلدین نے باہم
مشورہ کرکے تبدیل علاج پر راے قایم کی ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب تازہ وارد
لکھنؤ تھے بیحد مشہور ہو رہے تھے طلب کیے گئے مرحوم کے واسطے ایک نسخہ
تجویز کیا نسخہ تیار ہو کر آیا چمچہ سے ہوشیار کرکے دینا چاہا آنکھ کھولکر دیکھا
چاہا پیوین ناک مین بو گئی منھ بند کرلیا ہاتھ سے منع کیا جب سب نے اصرار کیا
آہستہ فرمایا اس دوا مین شراب ہے یہ وہی دوا ہے جو سابق مین شملہ کے
ڈاکٹر نے تجویز کی تھی سب مجبور ہوے دوا نہ پی ڈاکٹر ناصر علی صاحب کو بلاکر
اون سے قصہ دریافت کیا تصدیق کی بیشک اسمین وہی شراب ہے جو
اوس ڈاکٹر نے لکھی تھی ہر چند کہ یہی علاج ہے۔

واقعہ — وقت انتقال حس و ادراک کی یہ حالت تھی کہ اشاروں سے
تیمارداروں سے فرماتے رہے نصف جسم کی روح نکل چکی
اب سینہ پر دم ہے سینہ سے بھی روح نکل گئی یہان تک کہ آخری نفس
مین آنکھ کے اشارہ سے سب کو رخصت کیا اور گلزار جنت کو راہی ہوے
اوسوقت آخر تک اپنی حالت کا کامل احساس فرماتے رہے۔

باب ۸
غزارت علمی

حکایت — جناب نواب سید علی بہادر صاحب المعروف بہ ابو صاحب
خلف اکبر جناب نواب محمد آغا صاحب وکیل دام عزہٗ۔
ناقل ہین ایک روز محقق وحید جناب مولانا سید علی نقی صاحب مرحوم پروفیسر
کیننگ کالج لکھنؤ کی جناب ...

صاحب مرحوم کے مکان پر تشریف لائے احباب کا اجتماع تھا فرمایا احباب کی طلب بے علت نہ تھی ضرور چلنا چاہیے احباب سے بھی وعدہ لیا دوسرے روز ہم چند احباب کو ساتھ لیکر مسجد مین تشریف لائے ممبر پر جاکر اس فصاحت وبلاغت سے خطبہ النشاء فرمایا کہ اہل علم وجد مین آگئے مثل مرثیہ جناب انیس بیخودی مین شور مدح برپا ہوا بعد ختم نماز مجمع متفرق ہوا مولانائے مرحوم نے ہم امیون سے فرمایا دیکھا تمنے یہی غرض ہمارے یاد فرمانے کی تھی تاکہ اس معرکہ آرا خطبہ کو سناوین۔

واقعہ } مرض الموت مین جب آپ مبتلا تھے افلاطون عصر جناب مرحوم حکیم سید حیدر حسین صاحب طبیب شفاخانہ شاہی لکھنو آپکے معالج تھے جو نسخہ تجویز فرماتے تھے آپ پوچھتے تھے کیا اجزاء لکھے ہین نسخہ سنکر اعتراض فرماتے تھے حکیم صاحب جواب دیتے تھے اور رد کر فرماتے تھے اس حال نزع مین اسقدر مسائل طبیہ کا حفظ ہونا کیا یاد اور کیا حافظہ ہے اور ایسی طبی قابلیت ہے دوسرے طبیب سے ممکن نہین جو آپکا جواب دے سکے

واقعہ } سفر خراسان مین آپ وارد سبزوار ہوے علماء اعلام ملاقات کو آے ایک عالم آپ کے ہمنام آقا سید محمد ابراہیم سبزواری بھی تشریف لاے کسی مسئلہ فقہی مین آپ سے گفتگو ہوئی جواب سننے پر بہ اقتضاء طبع ایرانی کہنے لگے کیون نہ ہو آخر آپ ہمارے ہمنام ہین یہ اوسی کا اثر ہے۔

باب ۹
رویاے صادقہ

اکثر خواب اون جناب کے سچے ہوتے تھے چند خواب اس مقام پر

... مین آخر عمری وفات ہوئی ایام ... مین

سخت ذات الریہ مین مبتلا ہوا امید جانبری نہ رہی اطبا بھی علاج سے مایوس

ہوے وہ جناب مضطر و پریشان اپنے کمرہ مین شب کو آرام کے واسطے

داخل ہوے ہنوز پورے نہ سوئے تھے کان مین رونے کی آواز آئی یقین میرے

مرجانے کا ہوا ملاحظہ فرمایا زمین امام باڑہ اسقدر بلند ہے کہ آپکے کمرہ کے

محاذی ہے جو کہ کوٹھے پر واقع تھا آپنے دیکھا امام باڑہ مین متصل ضریح ایک

معظمہ سیاہ کپڑے پہنے بیٹھی بے اختیار رو رہی ہین گھبراکر پوچھا کیا میرا

لڑکا مر گیا فرمایا اون معظمہ نے تمھارا لڑکا زندہ ہے اور زندہ رہے گا مین اپنے

فرزند حسین کو روتی ہون جو بھوکا پیاسا زمین کربلا پر شہید ہوا یہ سنکر آپ

بیتاب پلنگ سے اوٹھے فوراً روتے ہوے میرے دیکھنے کو تشریف لائے

مرض نصف پایا صبح تک بجز ضعف اور کوئی اثر مرض نہ تھا۔

خواب (۲) } ایک شب خواب ملاحظہ فرمایا آپ کی عورتین بے پردہ منارہ مسجد تحسین پر چڑھ گئی ہین صبح کو نہایت غمگین

واندوہ ناک اوٹھے عورتون سے خواب بیان کرکے فرمایا خدا خیر کرے کوئی

واقعۂ عظیم ہونے والا ہے چند روز نہ گذرے تھے کہ واقعہ عم مرحوم جناب

سید علی صاحب واقع ہوا بار قرضداری سے وارنٹ مین مبتلا ہوکر افیون

کھاکر غیرت سے خودکشی کرلی اللھم اغفر وارحم وتجاوز عن سیاتہ

آپ نے فرمایا یہی ہمارے خواب کی تعبیر تھی۔

خواب (۳) } تین ماہ قبل اپنی وفات کے آپ نے ایک باغ وسیع خواب مین دیکھا کہ ایک عمارت عالیشان

تعمیر ہو رہی ہے حضرت جنت مآب تشریف فرما ہین آپ نے تسلیم عرض کی

... یہ باغ و قصر کسکا ہے فرمایا مکان تمہارے واسطے تعمیر ہو رہا ہے

لیکن ہم سب کے جدا ہونے کے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اسقدر موت پر جازم تھے کہ فوراً ایک وصیت نامہ حجۃ الاسلام عم معظم

جناب ابو صاحب قبلہ طاب ثراہ کے نام لکھا۔

وصیت نامہ } ۱۶ دسمبر ۱۸۸۹ء مطابق ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ وصیت نامہ لکھکر رجسٹری کرایا اور وصیت نامہ اول

جو بنام عم معظم حجۃ الاسلام جناب میر آغا صاحب طاب ثراہ ۲۴ ذیحجہ ۱۲۹۸ھ

لکھا تھا اوسکو منسوخ فرمایا چنانچہ فرماتے ہین "وہ جو وصیت نامہ نحیف نے

بتاریخ ۲۴ ماہ ذیحجہ ۱۲۹۸ ہجری روز جمعہ مطابق ۱۷ ماہ نومبر ۱۸۸۱ء

لکھا تھا اوسکا وہ جز جو متعلق برادر مولوی سید مصطفےٰ صاحب عرف مولوی

میر آغا صاحب تھا خاص اوسکو منسوخ کرتا ہون" بجنسہ وہ وصیت نامہ

باقی رکھا گیا صرف اختیارات عم مرحوم کو سلب فرمایا اور باقی شرائط کا پابند

رکھا۔ چنانچہ فرماتے ہین "وہ سب تولیت مین برادر معظم جناب سید ابو الحسن

صاحب خلف آقا سید علی شاہ صاحب مرحوم سے جو مرتبہ علم و کمال و اجتہاد

پر فائز ہین متعلق کیئے اور کل امور منصبی اپنے برادر موصوف سے متعلق کیئے

اور قایم مقام اپنا گردانا"

مختصر اس خواب کے بعد ہی نماز جمعہ و جماعت مسجد آصفی و مسجد تحسین علیخان

و مسجد حسین آباد کی اوجناب سے متعلق کی اور تمام اوقاف کا انتظام

اوجناب کے سپرد کیا۔

باب ۱۰ عقد

پہلی شادی } پہلے عقد آپکے عم معظم جناب زبدۃ العلماء سید علی نقی صاحب طاب ثراہ کی صاحبزادی

[illegible] بعد عقد باہمی بزرگون مین کچھہ نسوانی
۱۲۷۲ھ
مناقشات ہوے اور بہت طول ہوا مجبوری دوسری تزویج واقع ہوئی۔

دوسری شادی } سید جلیل سید حسن شاہ صاحب کی صاحبزادی سے نہایت زاہدہ عابدہ عفیفہ صالحہ تھین

جنھون نے ایک صاحبزادی یعنے زوجہ اخی محترم رئیس العلماء جناب باقر العلوم سید محمد باقر صاحب قبلہ مدظلہ چھوڑکر بعد وفات حضرت فردوس مکان نجف اشرف مین انتقال کیا اور وادی السلام مین دفن ہوئین اس تزویج کے بعد پھر باہمی نسوان مین صفائی ہوئی اور زوجہ اولی کی بھی ترخیص واقع ہوئی۔

تیسری شادی } سید جلیل میر سید علی صاحب مرحوم کی صاحب زادی سے ہوئی یعنے والدہ ماجدہ

احقر سے جنکے اعزاء قریب حجۃ الاسلام ازھد الناس جناب سید حسن کشمیری حائری طاب ثراہ حجۃ الاسلام اورع ازہد حضرت اقا السید مرتضےٰ کشمیری نجفی حجۃ الاسلام آقا السید مہدی شاہ صاحب عظیم آبادی حجۃ الاسلام آقا السید ابو القاسم الکشمیری لاہوری محقق وحید آخوند محمد رضا صاحب اوستاد حضرت امجد علی شاہ اودھ تھے۔

ہر سہ ازواج مین باہم اتفاق واتحاد رہا اور کوئی نزاع کا ام اونجناب کی حیات مین پیدا نہین ہوا ایک دوسرے کی شریک ومعین وہمدردی سے پیش آنے والی تھین اور یہ محض اونجناب مرحوم کا حسن انتظام تھا جو خلاف عادت ورسم دنیا ہے۔

باب ۱۱

[illegible]

تھے اپنے عہد مین بجز آپ کی ذات مجمع البرکات اور جناب عم معظم حجۃ الاسلام
ملاذ العلماء رضوان مکان جناب بچھن صاحب قبلہ طاب ثراہ کے ریاست
علمیہ کسی تیسرے ہاتھ مین نہ تھی

خطاب سید العلماء سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین مٹیابرج کلکتہ سے سلطان عالم
حضرت محمد واجد علی شاہ بہادر شاہ اودھ نے
اونجناب کو خلعت اور خطاب سید العلماء مرحمت فرمایا اور خطابی مہر کندہ
کراکے بھیجی۔

مہر خطابی عرش کلاہ مورد عنایات بیغایات حضرت محمد
واجد علی شاہ نائب امام الانس والجان مجتہد العصر
والزمان سید العلماء سند الفقہا قبلہ وکعبہ مولانا سید محمد ابراہیم ۱۲۹۱ھ

شرکت دربار حضرت مغفرت مآب جد معظم ملک العلماء مولانا سید
بندہ حسین صاحب طاب ثراہ اور جناب فردوس
مکان شریک دربار گورنمنٹ ہوتے تھے یکایک وفات حسرت آیات
جناب مغفرت مآب ہوئی حضرت عم معظم ملاذ العلماء جناب بچھن صاحب
مسند آرائے اجتہاد ہوئے لوگون کو اس انقلاب مین تازہ دراندازی کا
موقع ملا چونکہ جناب مغفرت مآب رشتہ مین فردوس مکان کے چچا تھے
اس بنا پر دربار مین کرسی پہلی تھی اور جناب فردوس مکان کی دوسری
کرسی تھی اب بعد وفات مغفرت مآب فردوس مکان کی کرسی مقدم
ہوئی اور جناب ملاذ العلماء سن مین چھوٹے تھے کرسی بعد واقع ہوئی
درانداززون نے عم معظم کیخدمت مین عرض کی آپ کوشش فرماوین کہ آپکے
والد کی کرسی آپ ہی کو ملے اور آپ دوسرا نمبر قبول نہ کرین جناب عم محترم نے
صاف انکار کیا جب یہ حضرات اس دراندازی

متحدہ سے سلسلہ جنبانی شروع کردی یہی جواب ملا کہ جو سن مین بڑا ہوگا
اوسکی کرسی اول رہے گی اس عمر کی جانچ کے لیے وہی بزرگ قدیم کرم فرما
معین و منتخب ہوے جو اس تحریک کے بانی تھے باوجودیکہ جناب عم معظم
جناب والد ماجد سے تقریباً چودہ سال عمر مین کم تھے لیکن ان بزرگ نے
عمر زاید لکھدی عم معظم کی طرفین سے کیسکو اس ریشہ دوانی کی خبر نہ تھی۔ اتفاقاً
جناب فلک قباب نواب میر محمد حسین خانصاحب مرحوم الہ آباد تشریف لیگئے
اور میر منشی ہز آنر بہادر سے بیحد آپ سے رسم تھا اونسے یہ قصہ سنکر واپس آئے
اور جناب فردوس مکان سے پوشیدہ کیا اس بنا پر کہ اگر علم ہوگیا تو یہی سکوت
فرمادین گے اصل واقعہ پوشیدہ کرکے دریافت کیا کہ آپ کے سن شریف کی
سند کوئی آپکے پاس ہے جناب مرحوم نے فرمایا ہان کتاب اوراق الذہب
مین تاریخ ولادت نظماً موجود ہے اور نیز خبر ولادت جب بادشاہ کو ہوئی تو ایک
تبریک نامہ بنام جناب مرحوم علیین مکان آیا اور مبلغ تیس روپیہ اوسی روز سے
قلمدان کا مقرر ہوا وہ پروانہ موجود ہے نواب صاحب مرحوم خود احقر سے
ناقل تھے اور اونکے فرزند دلبند نواب سید محمد عابد خان صاحب زاد اقبالہ
بھی ناقل ہین کہ باصرار وہ پروانہ شاہی مع کتاب اوراق الذہب جناب
مرحوم سے حاصل کرکے فوراً خود روانہ الہ آباد ہوے اور میر منشی ہز آنر بہادر
سے تمام واقعات غلط بیانی کے کہکر ثبوت اپنا پیش کیا میر منشی نے اون
کاغذات کو نوٹ کرلیا اور ہز آنر کے روبرو پیش کیا جناب ملاذ العلما کی
زاید عمر لکھنے والے کی غلط بیانی واضح ہوئی اور محرک صاحب کو صاف
جواب ملگیا نواب صاحب نے الہ آباد سے مراجعت کرکے جناب والد ماجد
سے قصہ بیان کیا انکو بیحد افسوس ہوا حضرت عم مرحوم کو جب اطلاع ہوئی

آئندہ کے لیے کنارہ کشی کی۔

خطاب شمس العلماء بحکم صاحب ڈفرن گورنر جنرل آف انڈیا سنہ ۱۸۸۷ء مطابق سنہ ۱۳۰۴ ہجری خطاب شمس العلما گورنمنٹ سے عطا ہوا اور چوغا شالی و عمامہ شالی کا خلعت ہوا آپکو ہدایت کی گئی کہ تمغہ بروز دربار عمامہ پر لگاکر تشریف لاوین آپنے منظور نہ کیا اور خلاف وضع قرار دیا پھر کہا گیا کہ سینہ پر آویزان ہو آپنے اس سے بھی انکار کیا اور ہمیشہ جیب مین رکھکر ہمراہ لیجاتے تھے اور حاکم ضلع کو ملاقات کے وقت صرف دکھادیا کرتے تھے۔

خطاب سلطان العلماء شریعت مدار آقا حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی مدظلہ ناقل تھے کہ بعد مراجعت جناب فردوس مکان زیارت مشہد مقدس سے ایک فرمان شاہ کجکلاہ ناصر الدین شاہ مرحوم کا خدمت شیخ الاسلام آقا شیخ زین العابدین رحمہ اللہ کی خدمت مین آیا جسمین شکوہ و شکایت تھی اس بات کی کہ ہر چند جناب فردوس مکان کو ہمنے روکا اور مہمان کرنا چاہا موصوف نے مہمانی قبول نہ کی اور اسی پروانہ مین شاہ نے اون جناب کو خطاب سلطان العلماء عطا کیا تھا جناب شیخ نے معذرت نامہ لکھا اور اظہار تشکر مراحم کیا عازم تھے کہ اس پروانہ کو آپکے والد ماجد کی خدمت مین بجنسہ روانہ کرین کہ دفعتاً خبر وفات فردوس مکان جناب شیخ نے کربلاے معلی مین سنی کمال افسوس فرمایا کربلا مین مجالس فاتحہ خوانی اون مرحوم کی برپا ہوئین اور فرمان شاہی بھی پڑھا گیا ملک التجار امین العلماء آقا السید محمد تقی ہندی مرحوم دوست خاص جناب فردوس مکان کے تھے موصوف نے نقل فرمان جناب شیخ سے حاصل کی احقر نے خود داماد مرحوم امین العلماء یعنے اجل اکرم آقا سید علی صاحب تاجر ہندی کے پاس کربلاے معلی مین نقل فرمان ایک دفتر پر دیکھی ہے اور نقل بھی اوسکی میرے پاس

خالی از فائدہ نہ تھا۔ اسی بناپر جناب آقا حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی مدظلہ
نے اجازہ احقر مین اوجناب کو سلطان العلماء تحریر فرمایا ہے ۔
غرضکہ آپ اپنے عہد کرامت مہد مین مرجع انام مقلد ہر خاص و عام رئیس اسلام
تھے شاہزادگان والاشان وتعلقداران و رؤساء و امراء آپ کے حکم کے
تابع اور آپکو پیشوا و مقتدا سمجھتے تھے اوجناب کے بعد ابتک علماء مین کسی پر
اسوقت تک اسقدر اتفاق نہین ہوا اور نہ اوجناب کے مانند اسوقت تک
کوئی ویسا نافذالکلمہ ہوا۔

مستثنے ہونا حاضری عدالت سے | ہماری برٹش گورنمنٹ نے بنابر کمال عزت کے اوجناب کو حاضری عدالت
سے بھی مستثنے کیا تھا۔

باب ۱۲
دینی خدمات

مسجد آصفی کی واگذاری | ۱۸۵۸ء بعد از غدر لکھنؤ مسجد نواب آصف الدولہ بہادر فوج کا قلعہ بنائی گئی
مسجد کی کمال بے احترامی ہوتی تھی اسیطرح سے شاہ پیر محمد صاحب کے
ٹیلہ کی مسجد بغاوت مین ضبط ہوئی تھی۔
وہ زمانہ آجکل کی سی جرأت و آزادی کا نہ تھا لوگ کم علمی اور انگریزی قوانین
سے ناواقفیت کیوجہ سے گورنمنٹ کے کسی معاملہ مین مداخلت کرنا جرم عظیم
سمجھتے تھے گویا وہ زمانہ جہالت قید و غلامی کا تھا دفتری اقتدار کے
سامنے شخصی سلطنت بھی مات تھی کوئی سر نہ ہلا سکتا تھا یہ سب فقط ہندوستانیون
کی جہالت سے ورنہ ایسا کیون ہوتا خلاف فرمان حضور قیصر ہند آنجہانی کسی

سکونت پذیر ہوئے - فرمایئے اوسوقت کون سے تعلیم یافتہ نوجوان
روشن خیال بزرگ مذہبی جوش رکھنے والے درد دین سے متاثر
ہونے والا دل پہلو مین رکھنے والے تھے جو ایسی مذہبی توہین اور خلاف سیاست
انگریزی متوجہ ہوتے یہ وہی شیر دل عالی ہمت جوش مذہبی سے سرشار بزرگ
کی جرئت تھی جو بلی قیصرہ ہند مین آپنے ہز آنر وہز اکسلنسی نواب ویسرائے
بہادر کو اس مذہبی توہین پر متوجہ کیا کہ مسلمانونکی مذہبی توہین ہو رہی ہے
اور اپنے دو معبدون سے محروم ہین خصوص ہمکو نماز جمعہ و عیدین کی سخت
تکلیف ہے مسجد تحسین علی خان ہمارے مقلدین کی جمعیت کے لیے کافی نہین
ہے سیکڑون مومنین اپنے فرائض مذہبی کی ادائی سے محروم رہتے ہین لہذا
ہر دو مسجد واگذار ہون شیعون کی مسجد شیعون کو دیجاوے اہلسنت کی اہلسنت
کو حکام اعلی کی توجہ کا منعطف کرنا اور ضرورت کا سمجھا دینا تہا کہ مسجد آصفی
واگذار کر دی گئی اور والد ماجد کو مخصوص عطا ہوئی پہلے حسین آباد وقف
سے اسکا کچھ تعلق نہ تھا جسمین خداوندان وقف کو کوئی حق مداخلت ہوتا
اور لوگ اپنے حقوق سے اونکے تجاویز کے سامنے محروم ہوتے جیسا کہ چندہی
سال مین کئی تغیرات ہوئے اہل بصیرت واقف ہین -

مسجد مین گورونکی آمد و رفت

بعد واگذار ہونے مسجد کے گورے اور انگریز چھاونی
سے برابر کتے ہمراہ لیے مسجد کے اندر داخل ہوجاتے
تھے مسجد کے حوض مین کتے ڈالتے تھے - پھر کسی
باہمت کا دل نہ دکھا انھین جناب نے یہ فکر کی کہ صاحب کمشنر بہادر سے
ملاقات کی اور اپنے امام باڑہ مین دعوت دی صاحب بہادر وقت
معینہ پر ملاقات کو آئے چبوترہ متصل امام باڑہ پر کرسیون کی نشست

ایک سیاہ پوشش ڈال رکھی تھی چند منٹ لنذر نے پر صاحب بہادر کو اوس
ضریح کی زیارت پر آمادہ فرمایا اور مختصر کیفیت عزاداری و احترام مسجد
و امام باڑہ کا ذکر بذریعہ انگریزی مترجم بیان کیا صاحب بہادر مشتاق زیارت
چبوترہ سے آگے بڑھے چاہا اندر امام باڑہ کے داخل ہون فوڑا اونجناب نے
روکا فرمایا ہمارے مذہب مین کوئی شخص بجز مسلمان اندر نہین جا سکتا
یہ فرما کر داروغہ میر یاد علی صاحب مرحوم کو حکم ہوا ضریح سے پوشش ہٹائی
گئی دور سے صاحب نے زیارت کی سر سے ٹوپی اوتاری اسی دوران
مین حال زار مسجد آصفی اونجناب نے بیان کیا صاحب خلیق و مہربان تھے
فوڑا وعدہ کیا کہ اندر مسجد کے اب کوئی فوجی شخص داخل نہ ہوگا رخصت ہوے
دوسرے ہی روز ایک حکم امتناعی لکھکر جناب مرحوم کو بھیجدیا اور لکھا
جس مقام سے آگے بڑھنا غیر مذہب کا مسجد مین آپکے مذہب مین ممنوع
ہے اوسی مقام پر یہ چٹھی لگادی جاوے آپنے شکر خدا ادا کیا اور شیشہ کے
چوکھٹے مین چٹھی لگاکر چبوترہ کے پاس مسجد کے لٹکوادی اوسی روز سے
حسب عادت جب انگریز مسجد مین آنا چاہتے تھے اوس حکم کو دیکھکر اولٹے
پیر واپس جاتے تھے اب یہی وہ مسجد ہے جسمین خوشامدی حکام کو مع جوتا پہنے
مسجد کے اندر لے گیے نہ بے احترامی مسجد کا اونکو خیال ہوا اور نہ کسی مسلمان
کا دل دکھا۔

واقعہ محرم و دسہرا | ایک سال عشرہ محرم و دسہرہ ساتھ واقع ہوا
جب آپکو علم ہوا اپنے احباب کو جمع کر کے ہر ایک
کو متنبہ کیا وہ کونسا شاہزادہ و رئیس اوسوقت مین ایسا تھا جو فیاضانہ طور پر
ہنود اور اہلسنت کو اپنے یہان ملازم نہ رکھتا ہو دیوان منشی و مختار

مشنر و ڈپٹی کمشنر لکھنؤ سے خود بھی ملے واقعہ کا اظہار کیا ادہر وہ دستخطی کاغذ پیش ہوا فوراً حکم امتناعی جاری ہوا اور عشرہ مین دسہرہ ملتوی رہا بدون فتنہ وفساد باہمی تصفیہ ہوگیا۔

واقعہ بلا فصل

اذان مین اشہد ان امیر المومنین علیا ولی اللہ وخلیفتہ بلا فصل کا قصہ سنی شیعہ کی باہمی نزاع مشہور عام ہے اکثر بلاد خصوص لکھنو والہ آباد مین یہ جھگڑا شروع ہوا لکھنؤ مین پارہ کی مسجد مین سنی شیعون مین ایک عظیم فوجداری ہوئی ۱۸۹۸ع مطابق سنہ ۱۳۱۶ ہجری کا یہ واقعہ ہے نومبری صاحب کمشنر لکھنو کو بعض حضرات اہلسنت مختلف ذرایع سے اپنا ہمدرد پہلے سے بنا چکے تھے صاحب بہادر شیعون کو شریر و دل آزار یقین کر چکے تھے۔ اوس فوجداری مین چند شیعون کو سزائین ہوئین اب کمشنر صاحب کو سوجھا یا گیا کہ بڑے مجتہد اس شہر کے یہی جناب ہین اگر دباؤ یا دوستی مین یہ بلا فصل کی موقوفی کا حکم دیدین تو تمام ہندوستان سے بلا فصل مٹ جاوے اور یہ باہمی نزاع وفساد برطرف ہوجاوین بعض صورت کے شیعہ رئیسون نے بھی جاکر کہدیا کہ بلافصل کہنا جدید ہے شاہی مین نہ تھا اب کیا پوچھنا تائید ہوتی ہی صاحب کمشنر مستعد ہوگئے چٹھی بھیجکر جناب کو بلایا جب آپ بنگلہ پر پہونچے صاحب ہاتھ ملاتے ہی کہنے لگے بلا فصل جزء اذان نہین ہے آپ اسکو روک دیجیے تاکہ ہندوستان مین امن قائم ہو ورنہ آپ ایسے تمام فسادات کے ذمہ دار ہونگے جناب نے فرمایا معاملات مذہبی مین نہ حکام کو مداخلت کا حق ہے نہ ہمارے منع کرنے سے کوئی اپنے فرائض مذہبی کو ترک کرے گا مذہب شیعہ کی بنیاد اسی اعتقاد پر ہے اسکا ترک کرانا یہ معنی رکھتا ہے کہ ہم اپنا مذہب ترک کردین۔ اور تنہا یہ میرا فعل نہین تمام شیعہ قوم کا ہے مذہب

صاحب بہادر۔ ہم کچھ نہین جانتے آپ اور علما کو بھی راضی کیجیے جدید بات نہین ہوسکتی اوس روز کی صحبت اسی پر تمام ہوئی آپ متردد مکان تشریف لائے معلوم ہوا کہ بعض نام کے شیعہ بھی یہی کہہ آئے خوش آمدمین کہ بلافصل جدید ہے۔ چند روز بعد پھر چھٹی طلب مین آئی جناب مرحوم بنگلہ پر تشریف لے گئے آپکے خاص احباب جنکو معلوم ہوا وہ سب ایک جمعیت ہوکر بنگلہ کے پاس گرد موجود رہے۔

صاحب بہادر۔ کیسے مجتہد صاحب کیا طے کیا۔

جناب۔ وہی جو اوس روز طے ہوا تھا یہ کلمہ شہادت جزایمان ہے ترک نہین ہوسکتا اور قدیم الایام سے جاری ہے۔

صاحب بہادر برہم ہوکر کھڑی ہوی اسلحہ کے کمرہ مین لائے کہا آپنے یہ اسلحہ دیکھے ہین گورنمنٹ کے اقتدار کو جانتے ہین۔

جناب خوب جانتا ہون گولا بارود توپ وبندوق فوج ولشکر سب کچھ گورنمنٹ پاس ہے میرا سرحاضر ہے اور مذہب دینے کی اور ترک کرنے کی چیز نہین ہے اگر کسی شیعہ سے کہون تم اپنا مذہب بدل دو تو وہ میری کب سنے گا

صاحب بہادر۔ پھر کمرہ مین لائے کہا گورنمنٹ آپسے خوش ہوگی اہلسنت شکر گذار ہونگے آپ سے ایک چیز مانگتے ہین وہ دیدیجئے۔

جناب۔ سر دینے کی لیئے حاضر ہے مذہب دینے کی چیز نہین ہے۔

صاحب بہادر۔ اچھا جائیے اگر آئندہ کوئی فساد ہوا تو آپ ذمہ دار ہین جناب مرحوم باہر آئے احباب سے مفصل بیان کیا آپکے دلی دوست جناب نواب مہدی علیخان صاحب مرحوم دینداری وخوش مذہبی وہمت مردانہ مین مشہور ہین اون مرحوم نے یہ فکر کی کہ تو چندہی جمعرات

سہ پہر کو گھوڑے پر سوار صاحب کے بنگلہ پر پہونچے اور ملکر کہا لکھنؤ مین اندیشہ عظیم بلوہ کا ہے آپنے شیعون کے مجتہد سے سختی کی اونسے مذہبی فرایض ترک کرانا چاہتے ہین لوگونمین بیچینی ہے اگر آپ اسوقت تنہا میرے ساتھ چلین تو اس مجمع کے منتشر کرنے کا مین ذمہ دار ہون اور اگر پولیس وغیرہ سے کام لیا تو کشت وخون ہوگا صاحب کو سمجھا کر گھوڑے پر ساتھ لیا درگاہ پہونچے دور سے صداے گریہ وزاری وسینہ زنی آرہی تھی صاحب بہت متردد ہوے آگے بڑھنے مین پس وپیش کرتے تھے نواب صاحب مرحوم اطمینان دلاتے قریب پھاٹک پہونچے اوس مجمع کو دکھا کر کہا اسیطرح اسوقت ہر کربلا درگاہ امام بارہ مین مجمع ہے آپنے انکے مجتہد سے جو برتاؤ کیا ہے سب ناراض وجان دینے پر تیار ہین یقین جانئے سڑک کی جہرپونین پانی کے عوض خون بہتا ہوگا۔

صاحب بہادر۔ ہرگز نہین اگر شیعہ ناراض ہین تو آئندہ مجتہد صاحب کو ہم تکلیف نہ دینگے آپ لوگون کو مطمئن کرین ہم کوئی عاملانہ کاروائی بلافصل کے متعلق نہین کرنا چاہتے۔

نواب صاحب۔ اوس مجمع کے قریب آئے سبکو اطمینان دلایا چند سمجھدار حضرات کو مجمع سے منتخب کرکے صاحب کے روبرو پیش کیا صاحب بہادر سے اپنے شکایات بیان کئے سب کو اطمینان دیا مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور پر آمادہ ہوے آخر نتیجہ شیعون کے حق مین فیصلہ ہوا ہر ضلع کے لیئے وہی راستہ وہی نظیر ہوئی حکام نے غور کیا موقع کی نزاکت کو سمجھے اونھین جناب کی ہمت مردانہ سے اذان مین بلافصل قایم ہوا۔

باب ۱۳

مختصر حال سفر حج وزیارت

سفر حج] ... ہوئے ... ہی چہلم سے فارغ ہو کر جناب فردوس مکان نے اپنے دوست خاص حاجی میر احمد حسین صاحب مرحوم کو بہ نیابت جناب ممتاز العلماء حج کے لیئے ہمراہ لیا اور مع چند حضرات کے روانہ حج بیت اللہ الحرام ہوے بعد فراغ حج و زیارت مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔

پہلا سفر عراق] اکتوبر ۱۸۷۴ء مطابق ماہ شعبان سنہ ۱۲۹۱ ہجری آپ تنہا بدون عیال و اطفال روانہ عتبات عالیات ہوے اوس سفر کے کوایف بالکل معلوم نہوے۔

دوسرا سفر عراق] مع اہل و عیال و اطفال خردسال دوبارہ روانہ زیارت عتبات عالیات ہوے

چونکہ آپ ہمیشہ بیمار و ضعیف رہتے تھے زندگی سے مایوس تھے اس لیئے ایک وصیت نامہ بتاریخ ۲۴ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۸ ہجری روز جمعہ مطابق ۱۷ ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۱ء بنام جناب عم معظم عماد العلما جناب میر آغا صاحب طاب ثراہ کہ شاگرد رشید و داماد حضرت ممتاز العلماء رحمہ اللہ سے تھے لکھکر رجسٹری کرایا اور بذریعہ وصیت نامہ کے اونجناب کو اپنا ولیعہد و قایم مقام کیا تمام امور شرعیہ و امور متعلق منصب اجتہاد و کل اوقاف و نماز جمعہ و جماعات اونجناب کے سپرد کئے اور وصیت کی کہ وہ بعد میرے میری اولاد نابالغ کو بعد حصول بلوغ و قابلیت جو شخص اہل و لائق ہو تمام امور مفوضہ میرے تفویض کر دین" پھر مجلس امام باڑہ مین منعقد فرما کر بعد ختم مجلس خود ممبر پر تشریف لے گئے بے ثباتی دنیا اور اپنی بیماری کا اظہار کر کے ارادہ عراق جانے کا ظاہر فرمایا اور سب سے رخصت ہوے اور سب کو ہدایت کی کہ برادر موصوف کو مینے اپنا ولیعہد کیا ہے بعد

فتاوی مین اوجناب سے رجوع کرین مومنین مین اس مختصر تقریر مین کہرام برپا ہوا آپ روانہ ملک عراق ہوے چھہ ماہ کامل عم معظم آپکے مساجد پر اقامت جمعہ وجماعت ودستخط مسائل ونگرانی اوقاف فرماتے رہے ۔ اس سفر عراق کی ہمکو حالات مفصل معلوم نہوسکی کہ کس طرح سے یہ سفر تمام ہوا اور کیا واقعات تھے ہم بہت صغیر السن تھے ۔

تیسرا سفر عراق و ایران

پہر ۱۳۰۵ھ ہجری مین دوبارہ مع جملہ عیال واطفال اور بعض دیگر اعزا سفر فرمایا اور جناب عم معظم جناب سید ابو الحسن المعروف بجناب ابو صاحب قبلہ طاب ثراہ کو اس سفر مین اپنا قایم مقام کیا اور جملہ امور شرعیہ اوجناب کے سپرد کئے اور اپنے ہی مکان مسکونہ مین مقیم کیا ۔
اس سفر کے مفصل حالات لکھے جاوین تو مبسوط جلد ہو ۔ مختصر یہ ہے کہ جن مشاہد مقدسہ مین آپ مشرف ہوتے حضرات علماء کرام دید کو تشریف لاتے کمال محبت وتپاک سے ملاقاتین ہوئین اور اس سفر مین بارہ اجازہ مفصل ومبسوط اکابر علماے عراق سے حاصل فرماے اور ایک تقریظ کتاب مستطاب ینابیع الانوار جلد ثالث تفسیر قرآن مجید پر جو آپنے تصنیف فرمائی تھی خاتمۃ المجتہدین سرکار میرزا محمد حسن شیرازی رحمہ اللہ سے حاصل فرمائی ۔ یہ اجازات وتقریظ طبع نہین ہوے اور باوجود سالہا سال کی سعی وکوشش کے جناب برادر معظم مولانا محمد تقی صاحب قبلہ سے احقر کو دستیاب نہوے مجبور مندرج تذکرہ ہذا نہ کرسکا ۔

سفر خراسان

بعد فراغ زیارت عتبات عرش درجات اوجناب کو خیال مشہد مقدس خراسان ہوا حرم محترم مین استخارہ فرمایا بہتر آیا اپنے احباب حضرات علماء اعلام خصوص حضرت

وسبزوار وقم سفر کے لیئے تجویز ہوئے آپ مہیاے سفر ہوئے حضرات موصوفین نے
علماے ایران وشاہ کجکلاہ حضرت ناصر الدین شاہ مقتول کو اونجناب کے
عزم کی اطلاع لکھی جب آیۃ اللہ فی العالمین آخوند ملا حسین اردکانی کو
آپکے عزم پر اطلاع ہوئی تو اونجناب نے بھی وزراء وامراء وشاہ ایران کو
خطوط لکھے تاکہ راہ مین آپکو زحمت نہ ہو۔ وہ جناب سب سے رخصت ہوکر
روانہ خراسان ہوئے جس منزل پر آپکا ورود ہوتا علماے اعلام واعیان
استقبال کو تشریف لاتے اور بکمال عزت واحترام پیش آتے تھے یہانتک
کہ شاہ عبد العظیم مین وارد ہوئے اور منزل کی حضرات علماء واعیان طہران
سے تشریف لائے اور شاہ مرحوم ناصر الدین شاہ کیطرف سے آپکو طہران مین
مدعو کیا۔ آپنے عذر کیا اور قیام کے لیئے شاہ عبد العظیم کو پسند فرمایا اصرار پر
ارشاد ہوا کہ مین بغرض زیارت آیا ہون نہ بغرض سیر وسیاحت یا ملاقات
شاہ وشہریار ایک فقیر کو مہمانی بادشاہ سے کیا تعلق حضرات کو علم ہوا کہ آپ
شخص مہمانی شاہ سے کنارہ ہین اوسوقت حجۃ الاسلام آقا میرزا افضل اللہ
نوری مازندرانی مقتول نے اونجناب کو باصرار خود مدعو کیا اور اپنا مہمان
کیا آپنے قبول فرمایا جناب نوری نے ہمارے محمل وکجاوہ وتخت رواں وہین
چھوڑے اور محمل کی کاٹھیون سے آراستہ الاق لائے گئے جس پر ہم سب
سوار ہوکر داخل دار السلطنت طہران ہوئے شہر پناہ پر ہجوم اعیان
وطلباء وعلماء تھا سواری پہونچتے ہی دُنبہ حسب رسم ایران قربانی کیا گیا
اور اپنے عزیز مہمان کو بکمال احترام داخل شہر کیا اور ایک قصر شاہی مین
ساکن کیا آٹھ روز تک باصرار آپ مہمان جناب نوری رہے اسطرح سے

لاتے تھے اور مجمع کثیر صحبت مین رہتا تھا صدر اعظم ملاقات کو تشریف لائے مجمع دیکھکر صلوات پڑھی اور قلت جگہہ سے متصل نعال لب فرش بیٹھ گئے حضرات علماء و اہل شہر کی محبت و انس اور تپاک سے ملنا عجیب پر لطف منظر تہا لوگ خواہش کرتے تھے کہ آپ دعوت قبول فرماوین لیکن کہین دعوت قبول نہ کی ۔

کیفیت ملاقات شاہ } ایک روز قریب مغرب ظل سلطان ملاقات کے واسطے آئے اور اشتیاق شاہ سے اطلاع دی اور پیغام بادشاہ کا سُنایا کہ وہ طالب ملاقات ہین باصرار جناب علامہ نوری آپنے دوسرے روز کے واسطے قبول فرمایا وقت پر آٹھہ گھوڑونکی گاڑی بادشاہ نے لینے کو بھیجی حضرت فردوس مکان اور احقر اور جناب برادر معظم سید محمد تقی صاحب اور داماد مرحوم برادر معظم مولوی سید محمد حسین صاحب گاڑی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے جب قصر شاہی کے پاس پہونچے صدر اعظم دروازہ پر استقبال کو آئے اور بادشاہ تک لے گئے بادشاہ کھڑے ہوئے اور دست بوسی کی ۔

شریعت مدار آقا الشیخ فضل اللہ مازندرانی حائری احقر سے ناقل تھے کہ یہ امر خصائص مرحوم سے ہے بادشاہ نے کسی عالم کے ہاتھہ کو بوسہ نہین دیا الا اوسجناب کی دست بوسی فرمائی ۔

حضرت والدے العلام نے ایک تسبیح خاک شفا جسمین عطر اگر خانہ ساز اعلی لگا ہوا تھا پیشکش کی بادشاہ نے تسبیح کو بوسہ دیا آنکھو نسے مس کیا عرصہ تک تنہائی مین ملاقات رہی شاہ نے دعوت و قیام طہران پر بیحد اصرار کیا آپنے عذر فرمایا علالت اطفال کا (اوس زمانہ مین شہر مین

لہذا اذن رخصت عطا ہو۔

شاہ نے وعدہ دعوت و مہمانی وقت مراجعت چاہا فرمایا کہ خلیج فارس مین مجھکو طوفان شدید ملا اطفال کو تکلیف شدید ہوئی لہذا ارادہ ہے کہ راہ کابل سے ہندوستان مراجعت کرون بادشاہ نے بعد اصرار فرمایا وعدہ استخارہ ملاحظہ کرنے پر کیا گیا اور رخصت ہوے تمام گفتگو متفرق مطالب پر رہی سفر عراق کے حالات اور ہندوستان کی کیفیت و بعض خاندانی حالات جناب جد معظم حضرت غفران مآب رحمہ اللہ کے عراق سے تحصیل علم کرکے ہندوستان تشریف آوری اور ترویج دین فرمانا یہی امور ملاقات مین پیش رہے کوئی خاص بات نہ تھی۔ جب جناب فرودگاہ پر تشریف لاے افتخار الملک پروانہ شاہی اور انگشتری الماس منجانب شاہ لیکر حاضر ہوے۔ پروانہ مین ہدیہ جناب مرحوم کی عظمت کا اظہار اور اپنے ہدیہ کی بے حقیقتی کا ذکر تھا اور بیان تھا اس امر کا کہ یہ انگشتر بطور یادگار ہے جو انگشت مبارک مین رہے اور اوقات اجابت دعا مین مین آپکو یاد رہون اس پروانہ مین آپکو حجۃ الاسلام کے خطاب سے مخاطب کیا گیا تھا۔

جناب مرحوم نے اوس پروانہ اور انگشتر کو لیکر سبز رنگ کا دوشالہ نہایت اعلی افتخار الملک کو خلعت مین دیا ہرچند علامہ نوری رحمہ نے منع فرمایا اور کہا کہ خلاف داب شاہی ہے آپ نے فرمایا کہ ہماری عزت کے خلاف ہے کہ شاہی پروانہ و ہدیہ ہم لین اور حامل کو خلعت نہ دین ہمارے آئین و دستور کے خلاف ہے مختصر وہ خلعت دیا گیا قیمت انگشتر کا تخمینہ کیا گیا مبلغ آٹھ سو روپیہ سے زاید قیمت کی نہ تھی۔

... تھا کہ ... کہ علامہ نوری نے پوچھا آخر آپ

نہین قبول کرے۔ جواب دیا کہ مین زیارت کے واسطے آیا ہون اور اس
قسم کے امور مانع اخلاص و تقرب جناب احدیت ہین اسلیے گوارا نہین
کہ اپنی زحمت و تکلیف کو ضایع کرون۔

علاج مرض } چونکہ بادشاہ کو علم عیال کی بیماری کا ہوا تھا تین طبیب مقرر کئے گئے جو آکر مشغول علاج
ہوے لیکن کچھ فائدہ نہوا اور سب نے کہا کہ بدون ختم میعاد کے مرض
کالی کھانسی کا نہین جاتا ہے مجبور آٹھ روز قیام کے بعد آپ روانہ
خراسان ہوے۔

نسخہ سرمہ } لوگون سے معلوم ہوا کہ دو دوائین اس مرض کی مجرب ہین۔ اونکا استعمال ہو۔
(۱) مرغ ذبح کیا جاوے جسوقت خون دھار بنکر نکلے مریض منھ لگا کر ایک
گھونٹ پی لے اوسی دن سے کھانسی جاتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا
لا شفاء فی الحرام ایسے شے حرام کا استعمال ہم نہین کرا سکتے۔
(۲) بکری کے دودھ مین کتیرہ کی کھیر پکا کر کھانا بھی نہایت مفید ہے
اسکو منظور کیا اور بموجب استخارہ تمام اطفال کو استعمال کرایا شافی
مطلق نے سب کو صحت دی۔

تعویذ } بعض لوگون نے خشک کدو کے چھلکے پر کچھ نقش لکھ کر دیئے اور بعید مجرب و آزمودہ بتایا مریضون کے گلے مین

نوٹ :- کہا جاتا ہے کہ یہ حدیث خلاف تجربہ ہے حرام اشیا کا نفع بدیہی ہے
جواب یہ ہے کہ جسوقت حرام بصورت انحصار استعمال کرایا جاتا ہے اور شفا ہوتی ہے تو
اوسوقت وہ شے حرام ہی نہین رہتی حلال و مباح ہو جاتی ہے اسی لیے نفع بھی ہوتا ہے
اور در بصورت عدم انحصار نفع ہونا امراض طبعیہ مین مشاہدہ ہے اور تعلق حدیث کا

آپ روانہ خراسان ہوئے منجانب شاہ ایک عالم ایرانی آقا شیخ مصطفےٰ صاحب
اور بارہ سوار ہمراہ ہوئے جو منزل بہ منزل ساتھ ہوتے تھے پروانہ جات
شاہی تمام حکام کے نام جاری ہوئے ہر منزل پر رؤسا و اعیان و علماء
و مومنین ملاقات کو آتے اور دعوت کی تکلیف دیتے آپ بکمال عذر
و معذرت رخصت ہوتے تھے۔

اس سفر مین طہران و سبزوار کا ورود نہایت باشان و شوکت تھا سبزوار
چونکہ وطن اصلی تھا لہذا پانچ روز وہ جناب مقیم سبزوار رہے یہان بھی
بکمال احترام و اعزاز سے استقبال ہوا برادران وطن بہجہ لطف و محبت سے
پیش آئے اور حضرت غفرانمآب رحمہ اللہ کے سبزواری الاصل ہونے
پر افتخار کرتے تھے۔

مختصر جب آپ کسی منزل پر پہونچتے تھے پہلے امام زادون کے مزار کی زیارت
فرماتے تھے یہان تک کہ وارد مشہد مقدس ہوئے اور مطبخ امام علیہ السلام
سے طعام ضیافت آیا جس نمک خواری کا ہمکو فخر و اعزاز حاصل ہوا
واللہ الحمد علی ذلک۔

مراجعت بہ ہندوستان

بارہ روز قیام کے بعد حرم محترم
امام علیہ السلام مین آپنے استخارہ
فرمایا کہ براہ کابل روانہ ہند ہون استخارہ واجب آیا اپنے ارادہ سے
حاکم خراسان کو اطلاع دی اور براہ ہرات و قندہار روانہ ہندوستان
ہوئے شاہ ایران نے امیر افغان ہز مجسٹی عبد الرحمن خان کو اطلاع دی
منجانب امیر آٹھ سوار ہمراہ کئے گئے منزل بہ منزل آپ کے ساتھ تھے

قیام فرمایا منجانب امیر پیغام ملاقات و دعوت پہونچا آپنے معذرت کی فرمایا اگر راہ مین دار السلطنۃ ہوتا تو بیشک ملاقات کرتا اور اب معذور ہون ہرات مین آٹھ روز تک آپ باصرار روکے گئے اور تمام سامان راحت منجانب امیر مہیا ہوا اور آپ مہمان امیر رہے قندہار مین چار روز تک قیام رہا اس شہر مین شیعہ زاید مقیم تھے متصل دید و باز دید رہے تا اینکہ وارد چمن ہوے۔

حدود ہندوستان مین آپ کے احباب خاص و مقلدین با اختصاص کو خبر ملی ہر شخص متمنی کہ آپ چند روز قیام فرماوین مرزا بابو صاحب مرحوم ڈسٹرکٹ انجنیر آپکے قدیم دوست تھے باصرار سیالکوٹ مین چند روز شہر ملتان مین چند روز توقف پر مجبور کیا دو روز لاہور اور چند روز سہارنپور اور چند روز نگینہ ضلع بجنور اور چند روز میرٹھ اور چند روز مرادآباد مین آپ کو توقف کرنا پڑا۔

سہارنپور } کا ورود بھی یادگار رہے گا اسٹیشن کی آراستگی اور فرودگاہ تک سڑک اور دکانات کا جھنڈیون سے آراستہ ہونا سواری کا جلوس استقبالیونکا ہجوم عجب شان و شوکت سے آپ داخل شہر ہوے اس طرح سے کسی کا استقبال اوس شہر مین نہین کیا گیا۔

ملتان } ملتان کا قیام بھی نہایت پر لطف تھا وہان کے نقوی سادات گردیزی ہم جدی اونجناب کے تھے بیحد اخلاص و ارادت سے ملاقی ہوے حسن عقیدت کی یہ حد تھی جس گاڑی پر آپ سوار داخل شہر ہوے اوسکے گھوڑے کھول کر زیر شامیانہ باندھے گئے اور لوگ احتراماً اون گھوڑونکو بوسہ دیتے اور خاک پا ... سمجھتے تھے جس ... پر آپ بیٹھ جاتے تھے لوگ اوس کے

کہانا پاک کر محض اسلئے آتا تھا کہ آپ ہر ایک کو جہوٹا کردین اور وہ سور آپکا استشفاء امومنین خوش اعتقاد پر تقسیم ہوتا تھا۔

باب ۱۴

مرغوبات

آپ کو اکثر چیزون کا شوق تھا۔

(۱) لباس بے جوڑ نہ پہنتے تھے صوفیانہ رنگ بہت پسند تھا ایرانی چھینٹین اور ایرانی جرابین بہت استعمال فرماتے تھے عراقی سیاہ چھپا ہوا رومال دوشالہ نہایت باریک استری کا عبا مختلف الالوان عراق کی درست کردہ جس پر نہایت گران قیمت شیرازی کسی پر نادعلی اور کسی پر سورہ جمعہ لکھا ہوا ہوتا تھا۔

(۲) عطر و خوشبو کا بیحد شوق تھا گھر مین عطر بنواتے تھے اور نہایت اعلی قیمت عطر استعمال فرماتے تھے عود و اگر و زعفران کے نہایت اعلے درجہ کے کنٹر گھرمین جلوا رہتے تھے۔

(۳) حلال حیوانات کے بیحد شوقین متعدد بکریان اور سیکڑون نگمین لقہ کبوتر اور سبزوار و پہاڑی مرغون کے جوڑے متعدد پالتے تھے۔

حکایت } آپکے دوست خاص جناب نواب مہدی علیخانصاحب مرحوم نے آپکو ایک مور کا جوڑا بھیجا اس خیال سے باغ مین رکھا جاوے جسوقت وہ جوڑا آکر چھوڑا گیا اوسکے حسن ظاہری پر آپ حمد جناب باری فرماتے رہے اوسکے بعد فرمایا مین اسکو نہ پالونگا یہ حرام ہے حفاظت حیوان حرام خلاف رجحان ہے بجز بعض مستثنیات کے لوگون نے عرض کی پھر نواب صاحب کو واپس فرمائیے ارشاد ہوا وہے مین یہ خیال ہے کہ موصوف اوسکے پالین سکے گے اور مین ایک حیوان

کرایا مجھکو مرحمت ہوا ارشاد ہوا وہی منظور ہے جو نواب صاحب کو واپس
دینے مین ہے لوگون نے عرض کی پھر کسی مومن کو دیا جاوے وہ نخاس مین
بیع کرلے فرمایا خرید و فروخت شے حرام کی حرام ہے اب لوگ
متحیر ہین پھر آخر کیا ہوگا فرمایا پردار ہے باغ مین چھوڑ دو خود چلا جاوے کا
چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ حیوان اوسی روز اوڑ گیا۔

(۴) ظروف چینی کا بھی آپ کو کمال شوق تھا عمدہ و خوش وضع چینی کے
برتن اکثر محبوب تھے۔

باب ۱۵

باقیات صالحات

تصانیف شریف { باوجود دائم المرض اور نقیح ہونے کے
اور کثرت اسفار حج و زیارات کے

اونجناب نے حسب ذیل تصانیف فرمائے۔

(۱) تفسیر سورہ یوسف بطور مواعظ۔

(۲) یواقیت الدرر فی التماثیل والصور عربی فی فقہ استدلالی
حرمت تصویر کشی مین۔

(۳) نور الابصار فی احوال المختار فارسی۔

(۴) شمعہ فی الجمعہ فقہ استدلالی مجلد ضخیم اثبات وجوب تخییری
نماز جمعہ عربی۔

(۵) جزو ثالث ینابیع الانوار تفسیر قرآن مجید مجلد کبیر عربی۔

علاوہ ان تصانیف کے آپ اپنے عہد مین چونکہ مرجع خلایق تھے اور دستخط
مسائل بکثرت فرماتے تھے بیرونجات و شہر کے سیکڑون مسئلہ دستخط ہوتے
تھے اگر وہ سب مدون ہوتے تو مجلد کثیرہ ہوجاتے لیکن افسوس اونکی

تلامذہ } جناب ممدوح کے تلامذہ بھی بہت کم تھے اور سبکے اسماء بھی معلوم نہ ہوسکے بعض اسماء محقق خبیر و محدث بے نظیر جناب مرحوم مولوی سید محمد حسین صاحب سے معلوم ہوے اور بعض دیگر حضرات سے جو حسب ذیل ہین۔

(۱) محقق بے نظیر جناب مولوی سید محمد حسین صاحب قبلہ مرحوم جنکی انتہاے تعلیم اونھین جناب سے فقہ و اصول کی ہوئی۔

(۲) خبیر خبیر بدونیر جناب مولوی میرزا محمد ہادی صاحب بی اے۔ پروفیسر کرسچین کالج لکھنو

(۳) فاضل کامل جناب مولانا مولوی لطافت علی صاحب قبلہ۔

(۴) ازہد اورع جناب مولوی سید امیر حسین صاحب مرحوم پیشنماز کربلائی امداد حسین خانصاحب۔

(۵) العلیم المفخر جناب مولوی محمد احسن صاحب شکارپوری۔

(۶) فاضل کامل جناب مولوی سید مہدی حسین صاحب المعروف بجناب خبن صاحب مرحوم۔

(۷) طبیب حاذق جناب حکیم میرزا محمد تقی صاحب دام فضلہ

(۸) طبیب حاذق جناب حکیم سید رضا حسین صاحب دام شرفہ

(۹) عمدۃ القراء جناب یعقوب علی خان صاحب المتخلص بہ نصرت دام عمرہ۔

اولاد ذکور } آپکی اکثر ابتدائی اولادین ضایع ہوئین اور یہی وجہ تعدد ازواج کی بھی ہوئی جو اولاد ذکور آپکی وفات کے وقت تھی حسب ذیل ہین۔

[illegible] العلماء [illegible] الفقیہ الجلیل مولوی محمد تقی صاحب قبلہ

بلادسے تحصیل علوم عقلیہ ونقلیہ کی فقہ واصول مین شرح لمعہ وقوانین و فصول غروی خدمت حضرت عم مرحوم بحر العلوم جناب علن صاحب قبلہ مین پڑہتے ہمنے اور اکثر حضرات نے خود مشاہدہ کیا۔

(۲) اونجناب کا خلف غیر صالح یہ عبد احقر سید احمد ہے ۱۸ - ماہ ذیحجۃ الحرام روز جمعہ سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین ولادت ہوئی۔

(۳) فاضل رشید محقق وحید اخی ومہجۃ قلبی وفلذۃ کبدی فخر الزمن مولوی سید ابو الحسن سلمہ اللہ والبقاہ جنکی ولادت سنہ ۱۲۹۹ ہجری بمبئی مین ہوئی بست و ہشتم ماہ صفر کو۔

(۴) سید رضی سلمہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین ولادت ہوئی۔

(۵) سید حسن مرحوم جنکی ولادت کربلائے معلی مین تیسرے سفر مین ہوئی اور بعد وفات جناب مرحوم اوسی سال انتقال کیا۔

باب ۱۶

وفات حسرت آیات

یادِ مرگ ہمیشہ آپ اپنی بیماری کیوجہ سے مہیائے مرگ رہتے تھے اور اغلب بطور پیشین گوئی فرماتے تھے کہ ہماری عمر حضرت جنت مآب والد ماجد سے کم ہوگی یاد مرگ مین کفن و ترکات کی جمع وفراہمی مین مشغول رہتے تھے۔

کفن حج سے فراغ کے بعد احرامی کو اپنے ضرایح مقدسہ سے مس فرماتے تھے اور ایک بردیمانی نہایت اعلی تمام قرآن مجید جس پر لکھا تھا فراہم کی تھی تمام مشاہد مقدسہ کے غبار و حرم بیت اللہ کی خاک

اتفاقاً ہمنے ایک کتاب قلمی میں نقلا عن سید العلماء علیین مکان رحمہ اللہ
دیکھا وہ جناب تحریر فرماتے ہیں وے هذه الآیات الکریمة
والاسماء المتبرکة قد استنسخها والدی العلامة
والحبر الفهامة المؤید من الله العلی السید دلدار علی
افاض الله تربته شئابیب رحمة علی لوح من ساجة عند قرب
وفاته لیوضع معه فی قبره عند راسه وهذه صورة
ما استنسخه ؒ بسم الله الرحمن الرحیم ربنا اننا سمعنا منادیا
ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفر لنا
ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا واتنا
ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامة انک لا تخلف
المیعاد ربنا امنا فاغفر لنا وارحمنا وانت خیر الراحمین
ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا
عذاب النار ربنا اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم
الحساب ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل
علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ولا تحملنا ما لا
طاقة لنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا ربنا اغفر لنا ولا
خوفنا الذین سبقونا بالایمان رب انزلنی منزلا مبارکا
وانت خیر المنزلین بحق محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین
وعلی ومحمد وجعفر وموسی وعلی ومحمد وعلی والحسن والحجة
القایم المهدی صاحب الزمان خلیفة الرحمان علیهم صلوات الله

موت کی پیشین گوئی تقریباً تین ماہ قبل ۲۲ دسمبر کو وہ جناب خانہ احقر مین آرام فرماتے تھے کوئی تازہ بیماری نہ تھی خواب سے بیدار ہوئے عادت تھی کہ علاوہ نماز جمعہ ہر روز نماز ظہرین میرے مکان مین پڑھتے تھے بیدار ہو کر فرمایا آج ہم اس مکان سے رخصت ہوتے ہین اب نہ آوین گے یہ فرما کر جناب برادر معظم مولوی سید محمد تقی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے ظہرین وہین ادا فرمائی اپنے مخصوص کمرہ مین شب و اوس کمرہ مین آرام فرماتے تھے - چند روز بعد فرمایا آج اس کمرہ سے رخصت ہوتے ہین اب نہ آوین گے اندر کے دالان مین مسہری بچھانے کا حکم ہوا چند روز آرام کیا اور اوسی مسہری کے متصل تختون پر نماز پڑھتے رہے چوکی پر خود سے تشریف لے جاتے تھے ایک روز چوکی سے تشریف لاکر فرمایا اب چوکی پر نہ جاوین گے چوکی پلنگ کے متصل لگا دو تخت پر نشستہ نماز پڑھنا شروع کی طبیب کامل جناب شیخ علی محمد صاحب مرحوم معالج تھے - ایک روز قرآن مجید کی تلاوت کے بعد جزدان گردانا بوسہ دیا فرمایا قرآن کو بھی رخصت کیا اب نہ پڑھین گے مسہری پر آرام کیا پھر نہ اوٹھا گیا بقراط عصر جناب حکیم سید حیدر حسین صاحب مرحوم کا علاج شروع ہوا -

قبر پانچ چھ روز قبل وفات داروغہ میر یاد علی صاحب کو طلب فرما کر حکم دیا پائین پا جناب جنت مآب رحمہ اللہ کے ابھی سے قبر تیار کراؤ تمام گھر مین کہرام بپا ہوا اور داروغہ صاحب نے رونا شروع کیا باہر آ کر مشورہ یہ ہوا کہ ابھی سے تعمیر قبر مناسب نہین تعمیر ملتوی ہوئی -

دعاے عدیلہ و سورہ یسین مکرر دعاے عدیلہ و سورہ یسین پڑھواتے اور سماعت کرتے تھے

کبھی عم معظم جناب سید حسن صاحب قبلہ رحمہ اللہ اپنے حقیقی بھائی سے۔

وداع اعزّاء } تمام اعزاء اور ملازمین کو چند روز پیشتر پاس طلب کیا ہر ایک سے عفو تقصیر کرائی سبکو وداع ورخصت کیا اوسوقت تمام گھر مین جو تلاطم برپا ہوا وہ یاس واندوہ کا منظر ہمیشہ پیش نظر رہے گا۔

زیارت امام کون ومکان } ایک روز قبل وفات جبکہ قوت پہلو بدلنے کی بھی نہ تھی قریب عصر لیٹے سے از خود نیم قد اوٹھ بیٹھے اور نہایت قوی وبلند آواز مین فرمایا جلد تختونکا فرش بدلو یہ نجس ہے طاہر فرش کرو نہین دیکھتے کہ ہمارے مولا حضرت امیر المومنین علیہ السلام تشریف فرما ہین یہ فرماکر گر پڑے اور بیہوش ہو گئے۔ فوراً فرش بدلا گیا جب غش سے افاقہ ہوا حکم دیا پلنگ باہر کے دالان مین قبلہ رخ بچھاو ایسا ہی کیا گیا۔

تاریخ انتقال } بستم ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۳ ہجری مطابق ۱۰ نومبر سنہ ۱۸۹۵ع جس روز آپکی وفات حسرت آیات ہوئی عمہ معظمہ مرحومہ یعنے زوجہ جناب عماد العلما کو قریب بلاکر بہزار دقت اشارہ سے صندوقچہ طلب ہوا حکم دیا مہر ہماری نکال لو اور اپنے پاس رکھو کسیکو نہ دینا جسقدر دن چڑھتا گیا حالت متغیر ہوتی رہی یہ اشارہ فرماتے رہے پیروںکا دم نکل گیا ہاتون کا اب دم نکلا سینہ پر اب دم ہے یہان تک کہ انکھون کے اشارہ سے سب کو وداع کیا اور وقت عصر دفعتاً روح پر فتوح راہئی خلد برین ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وصیت تھی دفن کی تعجیل مین۔ حکام کو جیسے آپکی

جنازہ کے ساتھ ہوگا۔ لیکن حسب وصیت دفن مین تعجیل کی گئی اور اس
وصیت سے حکام کو خبر دی مجبوری کا اظہار کیا اوسیوقت جنازہ اوٹھا اور
بجمعیت کثیر و اژدحام مومنین دریاے گومتی پر نعش گئی باوجود شب ہونے اور سخت
سرما کے بیحد مجمع مومنین کا تھا علماء کرام ہمراہ جنازہ حضرت عم معظم ملاذ العلماء
جناب سید بچھن صاحب قبلہ اور حضرت عم معظم جناب سید ابو صاحب طاب ثراہما
پاپیادہ ہمراہ جنازہ دریا تک تشریف لائے۔ قریب نماز صبح حسب وصیت حضرت
عم معظم جناب سید ابو صاحب قبلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور پائین پا جناب
جنت مآب رحمہ اللہ امام باڑہ مین مدفون ہوے۔

واقعات سوم } تیسرے روز حسب معمول خاندان اوسی امام باڑہ مین مجلس فاتحہ خوانی برپا ہوئی تمام امام باڑہ مملو
تھا سید الذاکرین جناب مولانا سید علی صاحب رحمہ اللہ نے ذکر مصائب
فرمایا اور حسب دستور خاندان رؤسا و علماء نے آپکا خطاب فردوس مکان
قرار دیا۔ شعراء نامدار کی تاریخین اور مرثیہ پڑھے گئے جنکے مادہاے تاریخ
حسب ذیل ہین

(۱) ہست پژمردہ گل گلزار ابراہیم واے۔ ۱۳۰۷ھ

(۲) بے خلیل اللہ شد کعبہ اسلام ہاے۔ ۱۲۹۷ فصلی

(۳) سال مرگش زد رقم کلک جلال۔ شد چو کعبہ جاے ابراہیم خلد۔ ۱۲۹۷ف

(۵) قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار شاعر باوقار زوار حسین صاحب طراز مرحوم

السلام اے نشان دین و بنام ابراہیم
الفراق اے بمکان خلد و مقام ابراہیم

اے خلیل احمد اے گل گلزار نبی
از رہ تہنیت بردو سلام ابراہیم

ہیچ بوے گل نازک زنگستان جہان
سوے گلزار ارم کرد خرام ابراہیم

متقی ابن تقی ابن تقی ابن تقے الکریم ابن کریم ابن کرام ابراہیم
در سخا حاتم و در فہم و گیاست لقمان بالنفس عیسیٰ و موسیٰ بکلام ابراہیم
منبع جود و کرم مصدر جود و احسان مرجع و مامن و ملجاے امام ابراہیم
ملک دین داشت بتدبیر تو باللہ قوام کشور شرع ز تو داشت نظام ابراہیم
یاد دارم کہ با علماے گلستان ایمان پیش ما بود علم مثل حسام ابراہیم
در مجالس بمساجد بہ نماز عیدین بسجود و بقعود و بقیام ابراہیم
رفتی ای واے بدار یکہ دران دار و دیار نرسد ہیچ پیام و نہ سلام ابراہیم
قایم آل عبا دست بدامان است باز بینم ترا روز قیام ابراہیم
کو سن تاریخ تو از وجد من و الطراد کرد پایان تقی کوچ و مقام ابراہیم ۱۳۰۱ھ

(۲۶) قطعہ تاریخ از افادات فاضل باذل راس الادباء جناب مولوی سید علی میاں صاحب المتخلص بہ کامل

بست رخت زندگی از خلق ہمنام خلیل بر زمین گوئی یکایک قبہ خضرا افتاد
آسمان شرع شد بے آفتاب از رحلتش انقلاب تازہ اندر عالم بالا افتاد
شد روان سیلاب اشک از چشم سکان فلک قدسیان را رعشہ خورشید وار اعضا افتاد
اعتقادش سوخت موجودات را در آتش حبت آتش اندر خرمن دنیا و ما فیہا افتاد
شام بستم بود از ماہ جمادی نخست یک بیک از ارتحالش در جہان غوغا افتاد
او نرفت از خلق شد اسلام بے پشت و پناہ تاج نورانی ز فرق ملت بیضا افتاد
روز مرگش از زمین شد نالہا چندان بلند آہ و فغان خلق را بر طارم اعلیٰ افتاد
بوستان اصل و فرع فقہ شد بے آب و رنگ برگ سبزے در بہشت علم از طوبیٰ افتاد
گفت کامل از براے سال فوت آنجناب کعبہ دین را چہ رکنے قایم از پا افتاد ۱۳۰۷ھ

بعد وفات جناب مغفور ہندوستان و عراق میں متعدد مجالس فاتحہ خوانی برپا ہوئیں

تمت اللہم اغفر وارحم بالخیر

قطعہ تاریخ تالیف کتاب مستطاب از نتیجہ افکار ابکار درۃ التاج کشور سخندانی و اکلیل فرق کامرانی
ملک الشعراء فخر الادباء سرکار شاہزادہ میرزا محمد ثریا قدر بہادر المتخلص بہ ثریا دام اقبالہ

فقه و معقولات و اخلاق و ادب ‌ ‌ ‌ در همه برتر بفضل ایزدی
واقف فرع و اصول معرفت ‌ ‌ ‌ سالک راه طریقت واقعی
غرق در بحر شریعت روز و شب ‌ ‌ ‌ منجلی گشته بر ان سر خفی
لا القدر دارند او صاف حمید ‌ ‌ ‌ بحر در کوزه نه گنجد واقعی
تا بجا طول کلام مختصر ‌ ‌ ‌ والدش بد وارث اسیر تقی
عالم اعلام حق اندر جهان ‌ ‌ ‌ قاضی احکام رب و متقی
حامئی دین ما حیئ حرف غلط ‌ ‌ ‌ خاصهٔ حق مفتئ شرع نبی
رفت از دنیا چو آن عالیجناب ‌ ‌ ‌ جانب ملک بقا با صد خوشی
مبتلاے درد و رنج و غم شده ‌ ‌ ‌ کل جهان مخصوص محزون لکهنوی
گو زمانه منقضی گشته اگر ‌ ‌ ‌ خواست طبعش حسب ایماے دلی
از سعادت و ذکر و حالاتش بهم ‌ ‌ ‌ کرد علامه به عالم منجلی
جز و کل یک جاست به یادگار ‌ ‌ ‌ اے ثریا بود کار لا بدی
سال تالیفش ز حکم ان جناب ‌ ‌ ‌ گویم اکنون بود بر من لازمی
خوب این علامه هندی نوشت ‌ ‌ ‌ بهترین واقعات زندگی
۱۳۳۴

قطعهٔ تاریخ طبع از نتیجهٔ فکر بکر فخر الواعظین عمدة المحققین زبدة المدققین جناب مولانا سید سبط حسن صاحب مولوی عالم فاضل ملا فاضل و صدر الافاضل و ممتاز الافاضل دام فیضه

این کتابے هست یا سلک در شهوار علم ‌ ‌ ‌ با سوادش طلعت خورشید را تو ام ببین
نقش میدارند زپاے رفتگان در هر امنش ‌ ‌ ‌ چشم عبرت بین بیا و کیف جام جم ببین
نے کند احیاے اهل قر از ذکر جمیل ‌ ‌ ‌ جان من گار لب خاموش عیسی دم ببین
از گل پژمرده گلشن حکایت میکند ‌ ‌ ‌ اشک ریز و بر مزارش بستر شبنم ببین
خیمه زن بوده هست گاهی فصل گل اندر چمن ‌ ‌ ‌ دیدهٔ آنهم کنون اندر جهان اینهم ببین
نقطهٔ از حرف و حرفے از جمل مرقوم شد ‌ ‌ ‌ قصهٔ اعلم درین تحریر لا اعلم ببین
از پئے تاریخ طبعش کلک من این گفت نسبت ‌ ‌ ‌ کعبه توصیف ابراهیم را سلم ببین
سنه ۱۳۳۷ هجری

تمت